نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مجموعۂ فتاویٰ مدح صحابہؓ

شائع کردہ

مدح صحابہ کمیٹی لکھنؤ

باہتمام

محمد محسن حسنی پرنٹر

در عمدۃ المطابع پریس لکھنؤ طبع یافت

ماہ رجب المرجب ۱۳۵۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں حضرات علمائے دین و مفتیان شرع متین اعلے اللہ مقامکم اجمعین۔ سوالات ذیل کے جواب میں

نمبر ۱۔ حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے متعلق باتیں شیعوں کی جن مقامات کے سُنیوں میں پہونچتی ہیں اُن مقامات کی ہر تقریب ذکر بزرگان دین میں ذکر فضائل خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم ضروری ہے یا نہیں اور بغرض خوشنودی شیعہ جس تقریب ذکر بزرگان دین میں ذکر فضائل خلفا نہ کیا جائے اس تقریب میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں۔

نمبر ۲۔ زیادہ مؤثر فی القلوب و مزید مظہر شوکت اسلام ہونے کی وجہ سے مجتمعاً متعدد نا واقفان قواعد موسیقی کا بغیر باجے کے قصائد مدح خلفائے راشدین پڑھنا جائز ہے یا نہیں اور محض خوشنودی شیعہ کے واسطے جس تقریب میں قصائد خلفا نہ پڑھے جائیں اُس تقریب میں شریک ہونا چاہیے یا نہیں۔

نمبر ۳۔ جو سُنی کہلائے پھر ذکر خلفائے راشدین کو یہ کہہ کر منع کرے کہ شیعہ سُنیں گے تو دل میں لعنت بھیجیں گے اُس کے لیے کیا حکم ہے۔

نمبر ۴۔ سُنی لوگ اعلان کے ساتھ ذکر خلفا پڑھیں شیعہ اُس کو موقوف کرا دیں پھر سُنی کہلانے والے جو علما و امرا حکام سے اس کی فریاد بھی نہ کریں بلکہ جو فریاد کرنا چاہے حکام کو اس کا دشمن بنائیں اور شیعہ جو کہیں اُس کی تائید کریں سُنی جو کہیں اُس کی تردید کریں اور نظم مدح خلفا کو دل آزار کہہ کر منع کریں اور خوشنودی شیعہ کے واسطے ذکر خلفا کو جو لوگ نہ چھوڑیں اُن لوگوں کی نسبت کہیں کہ ہم میں سے نہیں ہیں انھیں باتوں سے شیعہ علما و امرا میں عزت و منزلت حاصل کریں اور اُن کو اپنا ثنا خواں بنائیں اور بعض حکام اپنے ملنے والوں سے کہیں کہ اس شہر کے سُنی علما و امرا بالکل شیعوں کی زبان ہیں ایسے سُنی کہلانے والے علما و امرا کو پیشوا و مقتدا بنانا چاہیے یا نہیں۔

نمبر ۵۔ جو سُنی کہلائے پھر یہ کہے کہ شیعہ کی لعنت شیعہ ہی کے طوق گردن ہوتی ہے تو بالجہر لعنت کرنے والے شیعہ کو رُکنے یا رُکوانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کے لیے کیا حکم ہے۔

بینوا توجروا

الجواب واللہ الموفق للصواب

نمبر ا ۔ حضرات خلفائے ثلاثہ یعنے صدیق اکبر وفاروق اعظم وغنی اکرم رضی اللہ عنہم کے متعلق یا ائمہ ثلاثہ یعنے حضرت علی وحضرت حسن وحضرت حسین رضی اللہ عنہم کے متعلق شیعوں کی باتیں جن مقامات کے سنیوں میں پہونچتی ہیں یا پہونچنے کا احتمال ہو اُن مقامات پر ہر تقریب ذکر صالحین میں بیان فضائل خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم ضروری امر سخت ضروری ہے بدلائل بسیار۔

دلیل اول ۔ ذکر حضرات خلفائے راشدین ایسا ضروری شعار مذہب ہے کہ علمائے کرام نے کسی کتاب میں کسی خطبہ میں کسی وعظ میں ترک نہیں کیا بلکہ علمائے کرام کی سیکڑوں کتابیں اسی باب میں موجود ہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے ایک مکتوب میں یہ افادہ ہے کہ ذکر جمیل خلفائے راشدین شعار مذہب اہل سنت ہے اس کو خطبہ میں جس نے ترک کیا ہے وعید من تشبہ بقوم فھو منھم سے وہ بچ نہیں سکتا ہے بنا برایں کے جس تقریب ذکر صالحین میں ذکر جمیل خلفائے راشدین نہ ہوگا اس تقریب کے بانی وذاکر وقاری وشرکا جمیعًا بحکم حدیث من تشبہ روافض کے ساتھ محشور ہونگے۔ اور علامہ ابن تیمیہ نے منہاج السنہ میں لکھا ہے کما ان المسلمین والکفار اذا کان لھؤلاء شعار ولھؤلاء شعار وجب اظہار شعار الاسلام فی تلک الحالۃ ھذا واجب فی کل زمان ومکان علامہ ممدوح کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ ہر تقریب ذکر صالحین میں ذکر جمیل خلفائے راشدین واجب اور ضروری شعار مذہب ہے۔

دلیل دوم علامہ ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ میں لکھا ہے روی الطلمنکی من حدیث میمون بن مھران قال کان ابو موسی الاشعری اذا خطب بالبصرۃ یوم الجمعۃ وکان والیھا صلی علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم ثم ثنی بعمر بن الخطاب یدعو لہ فقام ضبۃ بن محصن العنزی فقال فاین انت من ذکر صاحبہ قبلہ تفضلہ علیہ یعنی ابابکر رضی اللہ عنہ ثم قعد فلما فعل ذلک مرارا اعکہ ابو موسی فکتب ابو موسی الی عمر رضی اللہ عنہ ان ضبۃ یطعن علینا ویفعل فکتب عمر الی ضبۃ ان یخرج الیہ فبعث بہ ابو موسے فلما قدم ضبۃ المدینۃ علی عمر رضی اللہ عنہ فقال الحاجب ضبۃ العنزی بالباب فاذن لہ فلما دخل علیہ قال لا مرحبا بضبۃ ولا اھلا قال ضبۃ اما المرحب فمن اللہ واما الاھل فلا اھل ولا مال فبم استحللت اشخاصی من مصری بلا ذنب اذنبت ولا شیء اتیت قال ما الذی شجر بینک وبین عاملک قلت الآن اخبرک یا امیر المؤمنین انہ کان اذا خطب حمد اللہ واثنی علیہ وصلے علے النبی صلے اللہ علیہ وسلم ثم ثنی

يدعو لك فغاضبني ذلك منه وقلت اين انت من صاحبه تفضله عليه فكتب اليك يشكوني فاتى فاتانى فم عمر رضى الله عنه باكيا وهو يقول انت والله اوفق منه وارشد منه فهل انت غافر لى ذنبي يغفر الله لك قلت غفر الله لك يا امير المؤمنين ثم اندفع باكيا يقول والله لليلة من ابی بکر ويوم خير من عمر وآل عمر الخ وفی آخره ثم كتب الى ابی موسٰی يلومه۔ طلمنکی نے میمون بن مہران سے روایت کی ہے کہ حاکم بصرہ ابوموسٰی اشعری بصرہ میں جب جمعہ کا خطبہ پڑھتے تھے تو بعد حمد و ثنائے خدا کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے تھے پھر حضرت عمرؓ ابن خطابؓ کی تعریف کرتے تھے اور اُن کے لیے دعا کرتے تھے پس ضبہ بن محصن عنزی کھڑے ہو گئے اور کہا کہ تم نے حضرت عمرؓ کے صاحب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ذکر حضرت عمرؓ سے پہلے کیوں نہ کیا پھر بیٹھ گئے جب یہ واقعہ کئی مرتبہ ہوا تو ابوموسٰیؓ نے انکو ڈانٹا اور حضرت عمرؓ کو لکھ بھیجا کہ ضبہ ہم پر اعتراض کرتا ہے حضرت عمرؓ نے ضبہ کے پاس لکھ بھیجا کہ ہمارے پاس چلے آؤ جب ضبہ مدینہ میں حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو دربان نے حضرت عمرؓ کو اطلاع دی کہ ضبہ عنزی حاضر ہے حضرت عمرؓ نے اجازت دی جب ضبہ اندر آئے حضرت عمرؓ نے کہا کہ ضبہ کے لیے نہ مرحبا ہے نہ اہل نہ مال ضبہ نے کہا کہ مرحبا تو خدا کی طرف سے ہے اور میرے پاس نہ آل ہے نہ مال پس یہ بتائیے کہ آپ نے بے قصور مجھ کو میرے شہر سے کیوں بُلایا میری نہ کوئی خطا ہے نہ کوئی قصور حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تمھارے حاکم ابوموسٰیؓ اور تمھارے درمیان کیا جھگڑا ہے ضبہ نے کہا کہ اے امیر المومنین ابوموسٰیؓ خطبہ جمعہ میں بعد حمد و ثنائے خدا کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں پھر آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپکے لیے دعا کرتے ہیں پس مجھ کو غصہ آیا میں نے کہا کہ تم اُنکے صاحب حضرت ابوبکرؓ کا ذکر کیوں نہیں کرتے ہو کیا تم حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ سے افضل سمجھتے ہو اسی بات پر ابوموسٰیؓ نے میری شکایت آپ کو لکھ بھیجی حضرت عمرؓ پیچھے ہٹ کے روتے ہوئے کہتے جاتے تھے کہ واللہ اے ضبہ تم میرا قصور معاف کرو گے ضبہ نے کہا اے امیر المومنین اللہ آپ کا قصور معاف کرے پھر حضرت عمرؓ رو رو کے کہنے لگے کہ عمرؓ اور تمام آل عمرؓ سے ایک دن اور ایک رات ابوبکر کی بہتر ہے پھر حضرت عمرؓ نے ابوموسٰیؓ کو ملامت کا خط لکھا۔ اس واقعہ سے جو اس عبارت منہاج السنۃ میں علامہ ابن تیمیہ نے بیان کیا ہے کہ ظاہر و باہر ہے کہ ذکر صاحبین میں احیاناً بھی بغیر ذکر افضل کے ذکر مفضول کرنا ایسا شدید منکر ہے کہ حضرت ضبہ ایسے اوفق و ارشد کو حاکم واجب الاطاعۃ پر شدید معترض بنایا اور حضرت فاروق اعظم ایسے خلیفہ راشد کو رُلایا اور حضرت ابوموسٰیؓ ایسے حاکم بصرہ کو مورد ملامت امام مرشد بنایا جس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی موقع ذکر صاحبین میں بغیر ذکر افضل کے ذکر مفضول ہرگز نہ کرنا چاہیے۔ پس کسی تقریب

ذکر صالحین میں بغیر ذکر جمیل خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے کسی غیر نبی کا ذکر جمیل ہر گز نہ کرنا چاہیے کیونکہ افضلیت ہر سہ خلفا از تمامی غیر انبیا امر قطعی ہے۔

دلیل سوم۔ صحیح بخاری میں ہے اذا ذکر الصالحون فحی ھلا بعمر جب اچھے لوگوں کا ذکر کیا جائے عمر بن خطابؓ کا ذکر ضرور کیا جائے" یہ اثر صحیح ذکر صالحین کی ہر تقریب میں ذکر خیر فاروق اعظم کے ضروری ہونے پر نص صریح ہے پس ذکر جمیل صدیق اکبر بدرجۂ اولیٰ ضروری ہوگا۔

دلیل چہارم۔ بلاشبہ صحیح ہے حدیث شریف اذا لعن آخر ھذہ الامۃ اولہا فمن کتم حدیثا فقد کتم ما انزل اللہ عز وجل جب اس امت کے ابتدائی لوگوں کو (یعنی صحابہ کرام کو) اس امت کے دوسرے لوگ برا کہیں پھر (فضائل صحابہ کی باتوں سے) جس نے ایک بات کو بھی چھپایا اس نے قرآن پاک کو چھپا ڈالا" چونکہ قرآن پاک کو چھپا ڈالنا خدائے پاک کے دین کو یعنے مذہب اہل سنت کو دنیا سے ناپید کر دینا ہے اور فضائل صحابہ کی باتوں سے کسی بات کو چھپانا اظہار فضائل صحابہ میں کمی کرنا ہے اور صحابہ کرام اس امت کے ابتدائی لوگ ہیں دوسرے کلمہ گویاں اس امت کے دوسرے لوگ اور تمام صحابہ کرام کو کوئی فرقہ کلمہ گوئے اسلام برا نہیں کہتا ہے اور معین معاں کے حکم میں ہوتا ہے لہذا یقینی مدعا اس حدیث شریف اذا لعن کا یہ ہے کہ جن صحابہ کرام کو کوئی فرقۂ کلمہ گوئے اسلام برا کہے اُن صحابہ کرام کے اظہار فضائل و جلائل میں جس نے احد امکان سے کچھ بھی کمی کی یا کمی کرائی اُس نے خدائے پاک کے دین (یعنے مذہب اہل سنت) کو دنیا سے ناپید کر دیا یہ تو مدعائے حدیث شریف مذکور ہے اور یہ عالم آشکارا ہے کہ ہندوستان کے اکثر مقاموں میں شرذمۂ کلمہ گویان اسلام فرقۂ رفضۂ کفرہ کا افضل ترین صحابہ و افضل ترین خاصان خدا کو بعد انبیا حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو برا کہنے کی کچھ انتہا نہیں ہے لہذا ہندوستان کی جس تقریب خاصان خدا میں فضائل خلفائے ثلثہ حد امکان سے کچھ بھی کم بیان کیے جائیں گے یا کم پڑھے جائیں گے مذکورہ حدیث شریف اذا لعن کے رو سے جو لوگ اس تقریب کے بانی یا ذاکر یا قاری یا شریک ہونگے وہ سب لوگ خدائے پاک کے دین مذہب اہل سنت کو دنیا سے ناپید کرنے والے و ناپید کرنیوالے سُنّی نُما رافضی و رافضی گر ہونگے کوئی سچا سُنّی نہ ایسی تقریب میں شریک ہو سکتا ہے نہ ایسے تقریب کے بانی یا ذاکر یا قاری کو پیشوا بنا سکتا ہے۔

دلیل پنجم۔ چونکہ ہندوستان کی جس تقریب ذکر خاصان خدا میں فضائل حضرات خلفائے ثلثہ حد امکان سے کچھ بھی کم بیان کیے جائیں گے مذکورہ بالا حدیث شریف اذا لعن کے مطابق اس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شریک لوگوں نے قرآن پاک کو دنیا سے ناپید کر دیا لہذا بحکم آیۂ کریمہ ان الذین

یکتمون ما انزلنا من البینٰت والھدیٰ من بعد ما بینٰہ للناس فی الکتٰب اولٰئک یلعنھم اللہ ویلعنھم اللٰعنون۔ ان لوگوں پر ہر وقت پروردگار عالمین و جمیع لاعنین کی لعنت ہوتی رہے گی۔

دلیل ششم۔ بلاشک صحیح ہے حدیث شریف اذا سب اصحابی وظھرت الفتن اوقال البدع ولم یظھر العالم علمہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفاً ولا عدلاً جب بُرے کہے جائیں میرے اصحاب اور ظاہر ہوں فتنے یا فرمایا بدعتیں پھر جو عالم اپنا علم نہ ظاہر کرے (یعنی جو صحابہ بُرے کہے جائیں اُن صحابہ کے محاسن و مکارم نہ ظاہر کرتا رہے) اُس عالم پر خدا و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں کی لعنت اللہ اسکا فرض و نفل کچھ نہ قبول کرے گا" چونکہ کوئی فرقہ کلمہ گوے اسلام تمام صحابہ کرام کا بُرا کہنے والا نہیں ہے اور صحابہ کرام افضل ترین خاصان خدا بعد انبیا ہیں اور جو جن لوگوں کا معین ہوتا ہے وہ انھیں لوگوں میں داخل ہوتا ہے لہذا حسب منشاے حدیث شریف اذا سب جن ملکوں کے کل یا بعض مقاموں میں جن صحابہ کرام کے بُرا کہنے والے موجود ہوں ان ملکوں میں ذکر خاصان خدا کی جس تقریب میں ان صحابہ کرام کے فضائل نہ بیان کیے جائیں گے یا نہ پڑھے جائیں گے اس تقریب کے بانی و قاری و ذاکر و شریک لوگوں پر ہر وقت اللہ و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں کی لعنت ہوتی رہے گی اللہ ان لوگوں کا فرض و نفل کچھ نہ قبول کرے گا۔ یہ تو منشاے حدیث شریف اذا سب مذکورہ ہے اور یہ دائمی مشاہدۂ خاص و عام ہے کہ افضل ترین صحابہ حضرات خلفاے ثلٰثہ کے بُرا کہنے والے روافض ہندوستان کے اکثر مقاموں میں موجود ہیں لہذا حسب منشاے حدیث شریف اذا سب مذکور ہندوستان کی جس تقریب ذکر خاصان خدا میں حضرات خلفاے ثلٰثہ کے فضائل نہ بیان کیے جائیں گے یا نہ پڑھے جائیں گے اس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شریک لوگوں پر ہر وقت اللہ و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں کی لعنت ہوتی رہے گی اللہ ان لوگوں کا فرض و نفل کچھ نہ قبول کرے گا کوئی خائف خدا و طالب نجات عقبیٰ نہ ایسی تقریب میں شریک ہو سکتا ہے نہ ایسی تقریب کے بانی یا ذاکر یا قاری کو پیشوا بنا سکتا ہے۔

دلیل ہفتم۔ بحکم عقل صریح و نقل صحیح ہر سہ خلفا رضی اللہ عنہم کی محبت و شکر نعمت بلاشبہہ واجب ہے پس ادائے شکر واجب و اظہار محبت واجب کے لیے ہر مجمع و محفل ذکر صالحین میں اظہار فضائل و جلائل خلفا جس سے کہ شوکت و علو مرتبت خلفا اعلیٰ پیمانہ پر ظاہر ہو خصوصاً جہاں روافض ان کی شوکت کو پست کرنے کے درپے ہوں بلاشبہ اشد واجبات سے ہوگا اور جس تقریب ذکر صالحین کے بانی و ذاکر و قاری محب شرکا محب حضرات خلفاے ثلٰثہ ہونگے بحکم عقل صریح و حدیث صحیح من احب شیئاً اکثر ذکرہ وہ تقریب ذکر فضائل خلفا سے خالی نہیں ہو سکتی ہے اور خوشنودی روافض کے واسطے جس تقریب ذکر صالحین میں ذکر

فضائل خلفاء نہ کیا جائے گا اس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شرکا جمیعًا محب روافض ہونگے پس بحکم حدیث صحیح المرء مع من احب روافض کے ساتھ محشور ہونگے اور خوشنودی خدا کے کام میں دشمنان خدا روافض پر دغا کی خوشنودی کو شریک کرنے کی وجہ سے مشرک فی العمل بھی ہونگے۔

دلیل ھشتم۔ اگر ایسے مقامات پر ذکر صالحین کی تقریبوں میں فضائل خلفائے ثلثہ کا بیان نہ ہوا کریگا تو عقائد میں رافضیت پیدا ہو کر اکثر سُنی شکار روافض ہو جائیں گے خصوصًا بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلثہ واقعات کربلا کا سُنانا یا سُنوانا تو بلاشبہ سنیوں کو رافضی بنانا ہے دو وجہوں سے **وجہ اوّل**۔ بے شمار مشاہدات اور موجودہ وگذشتہ علمائے کرام کی افادات سے تیقن ہو چکا ہے کہ جو لوگ معتد بہ عقل اور فضائل حضرات خلفاء سے معتد بہا وقفیت رکھتے ہیں باستماع واقعات کربلا ان لوگوں کو حضرات خلفائے ثلثہ سے عقیدت اور محبت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ جو لوگ معتد بہ عقل والے ہیں ان لوگوں کا اعتقاد جازم ہے کہ حضرات خلفائے ثلثہ سے کوئی بھی زندہ ہوتے تو کوئی بھی دشمن امام حسین علیہ السلام کے ساتھ ایسا سلوک نہ کر سکتا اور جو لوگ فضائل حضرات خلفائے ثلثہ سے وقفیت معتد بہا رکھتے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم سے کسی کی نسبت کوئی بُرائی دل میں آجائے یا زبان سے نکل جائے تو خدا و رسول کی تکذیب ہو جائے کیونکہ ہر سہ خلفاء رضی اللہ عنہم کے خلیفہ راشد و امام مرشد و افضل ترین خاصان خدا بعد انبیاء ہونے کی شہادتوں سے قرآن و حدیث لبریز ہیں اور جو لوگ کم عقل اور فضائل حضرات خلفائے ثلثہ سے ناواقف یا کم واقف ہیں باستماع واقعات کربلا اکثر ان لوگوں کو حضرات خلفائے ثلثہ سے بھی نفرت وعداوت پیدا ہو کر وہ لوگ عند اللہ روافض میں داخل ہو جاتے ہیں لہٰذا بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلثہ کے واقعات کربلا کا سُنانا یا سُنوانا بلاشبہ جو لوگ کم عقل اور فضائل حضرات خلفائے ثلثہ سے ناواقف یا کم واقف ہیں ان لوگوں کو رافضی بنانا ہے والعیاذ باللہ من ذالک **وجہ دوم** موجودہ وگذشتہ علمائے کرام کی ایک جماعت نے تصریح کی ہے کہ بغیر فضائل صحابہ کے واقعات کربلا بیان کرنے میں روافض کی مشابہت ہے اس تصریح میں صحابہ سے حضرات خلفائے ثلثہ مراد ہیں بغیر اسکے مشابہت دفع نہیں ہو سکتی ہے نہ ضرر مذکور در وجہ اول دفع ہو سکتا ہے نہ ذکر مفضول بغیر افضل کے معصیت سے اجتناب ہو سکتا ہے پس بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلثہ کے واقعات کربلا جو لوگ سُنیں گے یا سُنائیں گے یا سُنوائیں گے بوجہ مشابہت وہ لوگ عند اللہ سنیوں سے خارج رافضیوں میں داخل ہونگے کیونکہ صحیح ہے حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم اپنے نسل سے جو جس قوم کا مشابہ ہوگا وہ اسی قوم سے ہوگا پس دونوں وجہوں سے خوب ظاہر ہے کہ بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلثہ کے واقعات کربلا کا سُننا یا سُنانا یا سُنوانا اپنے کو بھی دوسروں کو بھی رافضی بنانا ہے پس جس

تقریب میں بغیر فضائل حضرات خلفائے ثلثہ کے واقعات کربلا پڑھے جائیں گے اس تقریب کے بانی وقاری وشرکا جیتا سنی نمار افضی ورافضی گر ہونگے اعاذ نا اللہ منہ ۔

نمبر ۱۲ ۔ قربانی گائے مستحب نہیں ہے جائز محض ہے تاہم بمقام مزاحمت ہنود واجب ہے اور سوال میں جو مذکور ہے اس صورت اور نیت سے محفل اور مجمع ذکر صالحین میں نظم مدح خلفا پڑھنا و پڑھوانا جائز اور مستحب ہے لہذا بصورت مزاحمت روافض اشد واجبات سے ہے اور بصورت عدم مزاحمت روافض جائز و مستحب ہونے کی **دلیل اوّل** یہ کہ سب اہل علم واقف ہیں کہ ایک مرتبہ کافروں نے مکہ میں اپنا مجمع کیا اس مجمع میں ایک کافر نے مذمت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کا قصیدہ پڑھا مدینہ طیبہ میں اس کی خبر پہونچنے کے بعد سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی مسجد شریف میں صحابہ کرام کو جمع کرکے اپنے دست مبارک سے منبر رکھا اور حضرت حسان رض کو برسر منبر قصیدہ پڑھنے کا حکم دے کر دعا فرمائی کہ پروردگار میرے روح القدس سے حسان کی مدد کر پس حضرت حسان نے برسر منبر مدحت سرور کا قصیدہ پڑھا " یہ واقعہ برملا ندا دے رہا ہے کہ شارع علیہ السلام نے یہ قاعدہ ارشاد فرمایا ہے کہ جس مقام میں جس طور سے دشمنان خدا خاصان خدا کی مذمت پڑھیں اس مقام کے اور جن مقاموں میں اس کی خبر پہونچے اُن مقاموں کے بندگان خدا کو اسی طور سے اُن خاصان خدا کی مدحت پڑھنا اور پڑھوانا چاہیے یہ تو قاعدہ ارشاد فرمودۂ علیہ السلام ہے اور مشاہدۂ خاص و عام یہ ہے کہ دشمنان خدا روافض پُرد غا جو کہ نظماً مجتمعاً حضرت علی و حضرت حسن و حضرت حسین کے مناقب و مصائب پڑھا کرتے ہیں اس میں اکثر تینوں خلفا رضی اللہ عنہ کی مذمت ہوتی ہے وہ خلفا جو کہ افضل ترین خاصان خدا بعد انبیا ہیں لہذا مذکورہ قاعدہ ارشاد فرمودۂ شارع علیہ السلام کے مد سے رفضۃ لاعنہ نظماً مجتمعاً حضرت علی و حضرت حسن و حضرت حسین کے مناقب یا مصائب جن مقاموں میں پڑھا کرتے ہیں ان مقاموں کے اور جن مقاموں میں اس کی خبر پہونچے اُن مقاموں کے بندگان خدا کا بطریق مذکور السوال نظم مدح خلفا پڑھنا و پڑھنا بلا شبہ مستحب و بصورت مزاحمت روافض اشد واجبات سے ہے **دلیل دوم** فتاوائے شامیہ میں لکھا ہے کہ دور تک آواز جانے کیلیے اشخاص متعددہ کا ملکر اذان کہنا جائز ہے جس کو اذان جوق کہتے ہیں اس نظیر سے بطریق مذکور السوال نظم مدح خلفا پڑھنا و پڑھوانا ضرور جائز ہے لیکن ہر سہ خلفا رضی اللہ عنہم کی محبت و شکر نعمت قطعاً واجب ہے اور رفعت ذکر خیر خلفا کے واسطے محبت کے ساتھ بطریق مذکور السوال نظم مدح خلفا پڑھنا اور پڑھوانا واجب الاظہار اظہار محبت اور واجب الادا ادائے شکر نعمت خلفا کا ایسا عمدہ طریقہ ہے کہ اس زمانہ میں جسکا کوئی بدلہ نہیں ہے بدینوجہ بطریق مذکور السوال مدح خلفا پڑھنا و پڑھوانا بصورت عدم مزاحمت روافض ضرور مستحب و بصورت مزاحمت روافض اشد واجبات سے ہے جس تقریب ذکر صالحین میں بغرض خوشنودی روافض ایسی نظم

مدح خلفا ترک کی جائے اس تقریب میں ہرگز نہ شریک ہونا چاہیے خصوصاً جہاں روافض ذکر خلفا کو پست کرنے کے درپے ہوں اس تقریب کے بانی و ذاکر و قاری و شرکا سب دشمن اہل سنت محب اہل لعنت سُنّی نما رافضی ورافضی گر جانو اظہار منقبت و شوکت خلفا میں کمی کرنے والے و کمی کرانے والے بحکم حدیث شریف اذا العن سنیوں کے مذہب کو دنیا سے ناپید کرنے والے و ناپید کرانے والے ہیں بحکم حدیث شریف اذا سب اور بحکم آیہ کریمہ ان الذین یکتمون ما انزلنا ہر وقت جن پر اللہ و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں و تمام لاعنوں کی لعنت ہوتی رہے گی اور جن کا فرض و نفل کچھ نہ قبول ہوگا۔

نمبر ۳۔ چونکہ روافض کی لعنت بالستر سے دنیا میں کسی کا نقصان نہیں ہے عقبےٰ میں سنیوں کا فائدہ ہے دیکھو جواب نمبر پنجم لہذا جو لوگ اذان و خطبہ جمعہ و نماز بالجہر و قرآن بالجہر کو یہ کہکر منع نہیں کرتے ہیں کہ منکرین توحید و رسالت سُنیں گے تو دل میں لعنت بھیجیں گے یا گالیاں دیں گے ان لوگوں کا ذکر حضرات خلفائے ثلثہ کو یہ کہکر یہ کہکر منع کرنا کہ شیعہ سُنیں گے تو دل میں لعنت بھیجیں گے کسی غرض سے نہیں ہو سکتا ہے اسکے سوائے کہ ذکر خلفا مٹ جائے لوگ فضائل خلفا سے ناواقف ہوکر شکار روافض ہو جائیں لاعن خلفا بن جائیں پس وہ لوگ ہرگز سُنی نہیں ہیں بلکہ منافق بے دین سنی نما رافضی گر بحکم حدیث شریف اذا العن سنیوں کے مذہب کو دنیا سے ناپید کرنے والے و ناپید کرانے والے ہیں بحکم حدیث شریف اذا سب و آیہ کریمہ ان الذین یکتمون ہر وقت جن پر اللہ و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں و تمام لاعنوں کی لعنت ہوتی رہے گی اور جن کا فرض و نفل کچھ نہ قبول ہوگا ایسے لوگوں سے بالکل قطع تعلق کرنا بلاشبہ فرض ہے۔

نمبر ۴۔ اس نمبر سوال میں جو مذکور ہیں اس قسم کے سُنی کہلائے والے علما و امرا کو ہرگز پیشوا و مقتدا نہ بنانا چاہیے وہ علما و امرا اصحاب حضرت خاتم رسالت و مذہب اہل سنت و گروہ اہل سنت کی توہین کرنے والے و توہین کرانے والے اور بحکم حدیث شریف اذا العن سنیوں کے مذہب کو دنیا سے ناپید کرنے والے و ناپید کرانے والے ہیں بحکم حدیث شریف اذا سب و آیہ کریمہ ان الذین یکتمون ما انزلنا ہر وقت ان علما و امرا پر اللہ و تمام فرشتوں و تمام آدمیوں و تمام لاعنوں کی لعنت ہوتی رہے گی اور ان علما و امرا کا فرض و نفل کچھ قبول نہ ہوگا ایسے علما و امرا کو پیشوا و مقتدا بنانا چہ معنی دارد ایسے علما و امرا سے قطع تعلق نہ کرنا اپنے کو بھی دوسروں کو بھی عنداللہ رافضی بنانا ہے اور جو علما و امرا نظم مدح خلفا بطریق مذکور السوال کو موقوف کرانے کی غرض سے دل آزار کہتے ہیں شیعہ علما و امرا میں عزت و منزلت حاصل کرنے کے واسطے وہ علما و امرا اذان و خطبہ و نماز بالجہر و قرآن بالجہر کو بھی موقوف کرانے کیلیے دل آزار کہیں گے تاکہ ہندو امیروں و رئیسوں میں قدر و منزلت حاصل کریں اور بت پرستوں و مشرکوں کو اپنا ثناخواں بنائیں لعنۃ اللہ علےٰ نفاقہم۔

نمبر ۵ - روافض کی لعنت روافض ہی کے طوق گردن ہوتی ہے اس سے عقبےٰ میں حضرات خلفا کا کوئی نقصان نہیں ہو سکتا ہے بلکہ فائدہ ہوتا ہے لیکن دنیا میں روافض کی لعنت بالجہر سے دین رب العزت مذہب اہل سنت کی سخت ترین توہین ہوتی ہے جس کو دفع نہ کرنا اہانت کفر ہے لہٰذا بالجہر لعنت بھیجنے والے رافضی کو جو سزا نہ دے گا یا سزا نہ دلائے گا وہ حضرات خلفا کا نہ محب صادق ہوگا نہ مقتدی واثق - عنداللہ اہل سنت سے خارج اہل لعنت میں داخل ہوگا - دیگر یہ کہ لعنت بھیجنا کوسنا ہے اور حضرات خلفا فی الواقع روافض کے گنہگار نہیں ہیں اور جس بات کو ہر مسلم و ہر غیر مسلم جزم کے ساتھ کہتا ہے وہ بات دلیل شرعی ہوتی ہے پس یہ دلیل شرعی ہے کہ ہر مسلم و ہر غیر مسلم جزم کے ساتھ کہتا ہے کہ بے گناہ کو جو کوستا ہے وہ دیوانہ ہے اسکا کوسنا اسی کو کھاتا ہے - جس کو کوستا ہے اُسکا اور بھلا ہوتا ہے مگر بالجہر کسی پر لعنت بھیجنے سے اُس کے محب صادق و اقتدائے واثق کا ایسا مشتعل ہونا کہ قتل و خونریزی کی نوبت آجائے ایسا لازم حب صادق و اقتدائے واثق اور ایسی فطرت بشریہ ہے کہ بغیر اسکے حب صادق و اقتدائے واثق نہیں ہو سکتی ہے اسی سے کسی مذہب کے پیشوا پر بالجہر لعنت بھیجنے والے کی سزا ہر سلطنت میں مقرر ہے پس جو سنی کہلانے والا عالم کہتا ہے کہ حضرات خلفا پر جب لعنت رافضہ کا اثر نہیں پڑتا ہے پھر بالجہر لعنت بھیجنے والے رافضی کو روکنے یا روکوانے کی کیا ضرورت ہے، وہ سنی کہلانے والا عالم چاہتا ہے کہ عوام سنیوں کے دلوں میں یہ عقیدہ راسخ ہو جائے کہ حضرات خلفا گنہگار روافض ہیں حالانکہ جس کا ایسا عقیدہ ہوگا وہ عنداللہ رافضیوں میں داخل ہوگا یا وہ سنی کہلانے والا عالم یہ چاہتا ہے کہ روافض کی لعنت بالجہر کو کوئی سنی نہ روکے نہ رکوائے حالانکہ یہ توہین دین رب العزت مذہب اہل سنت پر راضی ہو کر عنداللہ رافضیوں میں داخل ہونا ہے ایسے سنی کہلانے والے عالم کے سنی نما رافضی و رافضی گر ہونے میں نہ تردد ہو سکتا ہے نہ کوئی خائف خدا و طالب نجات عقبےٰ ایسے سنی کہلانے والے عالم کو پیشوا بنا سکتا ہے - **واللہ اعلم**

امر برقمہ الاحقر الاثم خلیل احمد وفقہ اللہ للتزود لغد مدرس اعلیٰ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

الجواب صحیح — عبداللطیف عفی عنہ — مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

دیکھنے سے معلوم ہوا کہ تحریر حق ہے — ثابت علی عفا اللہ عنہ — مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

اصاب المجیب العلام — بندہ محمد حسن عفا اللہ عنہ — مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

احقر نے اس تحریر کو من اولہ الی آخرہ بغور سُنا

الحمدللہ جوابات سب صحیح اور واجب الاظہار ہیں واتمی

بغیر ذکر خلفائے ثلثہ ذکر صالحین اس زمانہ میں تشبہ

بالروافض ہونے کی وجہ سے معصیت کبیرہ ہے مگر سنیوں کو
ضروری ہے کہ ذکر خلفائے ثلثہ کے ساتھ ذکر حضرت علی
کرم اللہ وجہہ ضرور کیا کریں تاکہ آنحضرت سے انکار کی صورت
پیدا نہ ہو نیز تشبہ بالخوارج کا اندیشہ نہ ہو۔ فقط

احقر ظفر احمد تھانوی — مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

جملہ جوابات صحیح ہیں۔

فیض الحسن — معین المدرسین مدرسہ مظاہر علوم "

الجواب صحیح

ابو الحسن سہارنپوری — مہتمم جامع مسجد سہارنپور

میں نے اسکو ابتدا سے آخر تک بغور دیکھا بالکل صحیح
پایا اور شریعت بیضاء کے موافق۔

کتبہ الاحقر عبدالوحید — مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

میں نے ابتدا سے تمام کو بغور دیکھا سب جوابات
بالکل حق ہیں۔

بندہ محمد الیاس اختر عفی عنہ — مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

میں نے تمام سوالات اور اُسکے بعض اجوبہ کو بغور
سُنا اور باقی بعض کو دیکھا تمام اجوبہ صحیح ہیں حضرت مجیب نے
تمام جوابات مدلل لکھے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء

احقر عباداللہ الصمد صدیق احمد انبہٹوی — مدرس عربی مدرسہ اسلامیہ انبہٹہ ضلع سہارنپور

بندہ نے اس کو بغور سنا ہے سب جوابات
بالکل صحیح اور مدلل ہیں۔

منظور احمد عفی عنہ — معین مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

بندہ نے اس تحریر کو اول سے آخر تک دیکھا زمانۂ
موجودہ کی نازک حالت میں اُن مواقع میں جو سوال میں
مذکور ہیں حضرات خلفائے اربعہ کا ذکر علی سبیل المراتب
ہونا ایک امر ضروری ہے۔ فقط

خادم الطلبہ ابو الفضل حبیب احمد عفی عنہ — مدرس اول دارالعلوم سہارنپور

الجواب صحیح

رحیم بخش عفی عنہ — مہتمم مدرسہ دارالعلوم سہارنپور

الجواب صحیح حق لاریب فیہ

محمد ہاشم عفی عنہ — امام مسجد جامع سہارنپور

احقر اشرف علی تھانوی نے ان جوابات و تصحیحات
کو دیکھا بالکل حق ہے عزیزم مولوی ظفر احمد سلمہ نے جو
اضافہ ذکر حضرت علی کا اپنی تصحیح میں مشورہ دیا ہے میرے
نزدیک بھی بہت ضروری ہے اور واقعہ کی تحقیق سے معلوم

ہوا کہ ایسا ہی ہوتا بھی ہے حق تعالے جزائے خیر دے
اس ذکر مقدس کے اہتمام اور اس کی مشروعیت کے اظہار
میں سعی کرنے والے کو اور اس کے ساتھ ایک مشورہ احقر
بھی عرض کرتا ہے کہ مناسب ہے کہ کوئی مجلس خاص اس ذکر
کے لیے منعقد نہ کی جاوے ورنہ خدشہ ہے کہ چند روز میں اس
مجلس کا حال محفل میلاد کا سا نہ ہو جاوے اور مواعظ کے
ساتھ یہ ذکر بھی ہو جایا کرے، والسلام علی من اتبع
الہدی فقط ۲۴ شوال المکرم ۱۳۳۱ھ — احقر اشرف علی تھانوی عفی عنہ

الجواب صحیح — بندہ مرتضی حسن عفی عنہ — خادم طلبہ مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح — غلام رسول عفی عنہ — مدرس مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند

میں نے اس تحریر کو دیکھا دلائل کو بغور و تامل ملاحظہ
کیا واقعی مجیب لبیب نے اچھا جواب دیا ہے حق کو باطل سے
اچھی طور سے فاصل کیا ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم
— فقیر مظہر الحق الاسلام آبادی غفر لہ اللہ وصانہ عن شر الاعادی

بندہ نے یہ تمام تحریر از اول تا آخر دیکھی بیشک
اس قسم کے مواقع میں جن کا ذکر ہوا ہے ذکر خلفاے
راشدین رضی اللہ تعالی عنہم کا ضرور کرنا چاہیے واللہ
اعلم بالصواب۔ — شبیر احمد عفا اللہ عنہ عثمانی — مدرس دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح — حبیب الرحمن عفا اللہ عنہ — مددگار مہتمم مدرسہ دیوبند

جواب صحیح ہے۔ — بندہ محمد ابراہیم عفی عنہ — مدرس دار العلوم دیوبند

الجواب صحیح — بندہ محمد عبد اللہ عفی عنہ — مدرس مدرسہ امداد العلوم تھانہ بھون ضلع مظفر نگر۔

اس میں شبہ نہیں کہ مواقع مذکورہ میں ذکر خلفاے
ثلثہ ضروری و اشد ضروری ہے جیسا کہ مجیب مصیب نے
دلائل کے ساتھ ثابت فرمایا ہے جزاہ اللہ تعالی
احسن الجزاء فقط واللہ تعالی اعلم
— کتبہ الاحقر عزیز الرحمن عفی عنہ ۲۰ شوال ۱۳۳۱ھ — مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند

لاریب مجالس اہل حق اعنی اہل سنت والجماعت

میں اگر صالحین کا ذکر آئے تو بعد نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل ذکر خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین علی ترتیب الفضیلت ہوگا اور ترک ذکر بخوف روافض ضعف ایمان پر دلالت کرتا ہے۔

واللہ اعلم

	محمد انور عفا اللہ عنہ	مدرس دار العلوم دیوبند
الجواب حق صحیح	بندہ محمود عفی عنہ	صدر المدرسین دار العلوم دیوبند
الجواب صحیح	احمد امین خادم مدرسہ عالیہ دیوبند عفی عنہ	مدرسہ عالیہ دیوبند
الجواب صحیح	خاکسار سراج احمد عفی عنہ	مدرس دار العلوم دیوبند
الجواب صحیح بلا ریب	نبی حسن	مدرس مدرسہ دیوبند
الجواب حق بلا ریب	احقر الزمن بندہ سید حسن عفا اللہ عنہ	مدرس مدرسہ دیوبند
الجواب صحیح	خادم الطلبہ محمد اعزاز علی غفر لہ حسینی محمودی	دار العلوم دیوبند
الجواب صحیح	محمد شفیع عفی عنہ	مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند
جواب صحیح ہے	عبد السمیع	مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند
الجواب صحیح	مظہر الدین شمیر کوٹی غفر لہ	مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند
الجواب صحیح	نمقہ الفقیر اصغر حسین الحسنی الحنفی	خادم الطلبہ دار العلوم دیوبند

استفتا (۲)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بغیر ذکر مناقب خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم کے ذکر مناقب و مصائب امام حسین رضؓ کیا جائز نہیں ہو سکتا ہے اور جامع الرموز کی عبارت اذا اراد ذکر مقتل الحسین ینبغی ان یذکر اولا مقتل سائر الصحابۃ لئلا یشابہ بالروافض سے کیا بقرینہ لئلا یشابہ بلفظ ینبغی سے وجوب مراد ہو کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ذکر مناقب خلفائے رضی اللہ عنہم مناقب و مصائب امام حسین رضؓ جائز نہیں ہو سکتا ہے۔

الجواب واللہ الموفق للصواب

ذکر مصائب حسین رضؓ چونکہ شعار ہے روافض کا اس لیے بلا ذکر مناقب دیگر صحابہ کرام خصوصاً خلفائے ثلاثہ رضی اللہ عنہم اجمعین ذکر شہادت امام حسین علیہ السلام و واقعات کربلا معصیت سے خالی نہیں خاص کر اس زمانہ میں

مشابہت روافض ہونے کی وجہ سے قطعاً حرام ہے پس حسب روایت جامع الرموز بوقت قصد ذکر مقتل امام حسین رضؓ ضروری ہے ذکر مناقب صحابہ کرام خصوصاً خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کہ اسی سے تشبہ بالروافض سے نجات ملے گی نیز ظاہر ہے کہ خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کو امام حسین و دیگر صحابہ و اہل بیت پر تفضیلات حاصل ہے اور ان حضرات کے وجود باوجود سے اسلام کو منفعت عظیمہ اور وصال سے رنج برکات در رونق اسلام کا تحقق اظہر من الشمس ہے اسلیے بجلسے واقعات کربلا اگر ہو توان حضرات کے مناقب کا بیان ہو بشرطیکہ موافق قواعد شرعیہ بروایات صحیحہ بلحن متحسن ودرع میں آسے کہ ان حضرات کا تذکرہ بشاشت قلب و علاوت ایمان کا سبب ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ بندہ ضعیف عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

استفتا (۳)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ابوالحسنات مولانا محمد عبدالحی صاحب لکھنوی نور اللہ مرقدہ اپنے فتاوے میں فرماتے ہیں کہ شہادت امام حسین رضؓ کے ذکر میں شہدائے صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذکر ضروری ہے تاکہ روافض کی مشابہت نہو چنانچہ جامع الرموز میں ہے اذا اراد ذکر مقتل الحسین ینبغی ان یذکر اولا مقتل سائر الصحابة لئلا یشابه بالروافض کما فی العون۔

الجواب

فی الواقع مولوی عبدالحی صاحب مرحوم کے فتاوے میں فتوے مذکور اور جامع الرموز میں روایت مسطورہ موجود ہے اور فتوے مذکور پر عمل کرنا لزوم مشابہت روافض سے اجتناب کے لحاظ سے مناسب و مستحسن ہے نیز ضرور ہے کہ ذکر مقتل حسین کے ساتھ فضائل صحابہ کا بھی ذکر کیا جائے تاکہ مظنہ بغض صحابہ نہ پیدا ہو۔ واللہ تعالےٰ اعلم بالصواب

نمقہ العبد المذنب اللاداہ محمد لطف اللہ

الجواب صحیح — محمد مصطفی البجنوری

الجواب صحیح — محمد امین عفی عنہ

الجواب صحیح — عبدالرحمن کان اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المؤمنین

الجواب صحیح — محمد میاں عفا عنہ امیٹھوی

صحابہ کرام خصوصاً فاروق اعظم ۔ ذی النورین مرتضیٰ
رضی اللہ عنہم کی شہادت سے بہ نسبت شہادت امام حسین
رضی اللہ عنہ کے اسلام اور اہل اسلام کا نقصان زیادہ ہوا
اسلیے بطور اظہار مصائب اگر امام حسین کی شہادت کا ذکر ہو
تو پہلے ذکر صحابہ ہونا ضروری ہے رضی اللہ عنہم اجمعین ۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کفاہ اللہ

استفتا (۴)

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ بیان شہادت کے وقت اصحاب رضی اللہ عنہم کی فضیلت بھی ضرور بیان کرنی چاہیے یا نہیں ۔

جواب

شہادت جب بیان کیا کریں تو مناسب ہے کہ دیگر اصحاب کی فضیلت بھی ذکر کی جاسکے جیسے کہ درود شریف میں سب اہل سنت اصحاب اور تابعین کا ذکر کیا کرتے ہیں تاکہ مشابہت روافض سے بچے رہیں فقط شہادت کا ذکر کرنا روافض کا خاصہ ہے اس وجہ سے اہل سنت کو مناسب علیے الندب یہ امر ہے کہ خطبہ جمعہ میں بھی خلفاء راشدین کی فضیلت بیان کیا کریں وذکر الخلفاء الراشدین والعمین رضوان اللہ علیھم اجمعین مستحسن (عالمگیری صـ ۹۴) اور ردالمحتار میں ہے ولا تعاظ سنۃ الانبیاء والمرسلین و یندب ذکر الخلفاء الراشدین والمرشدین والعمین (صـ ۵۴۴) پس مسلمانوں کو مناسب ہے کہ ذکر شہادت حسین میں دیگر اصحاب کبار کی فضیلتیں اور انکی شہادتیں وغیرہ بھی بیان کیے جائیں تاکہ مشابہت بالروافض سے مامون ہو جائیں ۔

مفتی عبدالقادر

الامر کما قال صحیح — محمد عالم عفا عنہ — مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

. . . . — محمد اکرام الحق

الامر کما قال وعندہ حسن المآل — قاضی محمد عبدالقیوم عفی عنہ

الجواب صحیح — سلطان احمد — مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور

استفتا (۵)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس میں کہ بغیر ذکر مناقب خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے

ذکر مناقب ومصائب امام حسین رضی اللہ عنہ کیا جائز نہیں ہو سکتا ہے اور جامع الرموز کی عبارت اذا اراد ذکر مقتل الحسین ینبغی ان یذکر اولا مقتل سائر الصحابۃ لئلا یشابہ بالروافض سے کیا بقرینۂ لئلا یشابہ لفظ ینبغی سے وجوب مراد ہو کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ذکر مناقب خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ذکر مناقب ومصائب امام حسین رضی اللہ عنہ جائز نہیں ہو سکتا ہے۔

الجواب

مناقب ومصائب امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر سنّی شیعہ دونوں فریق میں مشترک ہے لیکن شیعوں کی بیجا افراط سے بلاشبہ تشبہ پیدا ہو گیا ہے اور سوائے خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے دیگر صحابہ کرام کے ذکر سے اس تشبہ کے رفع ہونے کا ادراک سب کو نہیں ہو سکتا ہے لہٰذا بدوں ذکر مناقب خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے مناقب ومصائب امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر اہل سنت کے لیے جائز نہیں ہو سکتا ہے فتاوے جامع الرموز کی عبارت مندرجہ سوال اس کے ثبوت میں کافی ہے اس عبارت میں لفظ ینبغی سے وجوب مراد ہونے کا یہ قرینہ ہے کہ دلیل میں فرماتے ہیں لئلا یشابہ بالروافض اور بوجہ حدیث من تشبہ بقوم فھو منھم کے جس امر میں تشبہ کا گمان بھی ہو وہ امر اہل سنت کیلیے کسی طور سے جائز نہیں ہو سکتا ہے اور مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نور اللہ مرقدہ نے بھی اپنے فتاوے جامع الرموز کی روایت مذکورہ سے تمسک فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ بوجہ اختلاط شیعہ اکثر سنیوں کو جو کہ فضائل خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم سے ناواقف یا کم واقف ہیں مناقب ومصائب امام حسین رضی اللہ عنہ کے استماع سے خلفائے ثلثہ ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ سوء اعتقادی پیدا ہو جاتی ہے جو کہ بلاشبہ موجب ہلاکت آخرت ہے اس وجہ سے بھی بدوں مناقب خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے مناقب ومصائب امام حسین رضی اللہ عنہ کا ذکر اہل سنت کے لیے جائز نہیں ہو سکتا ہے فقط۔

خلیل احمد عفی عنہ

الجواب صحیح — نور الحسن عفی عنہ — مدرس دوم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

صح الجواب — محمد خلیل الرحمٰن

الجواب صحیح — عبداللطیف عفی عنہ — مدرس دوم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح — عنایت علی عفی عنہ — از مدرسہ مظاہر علوم

اصاب من اجاب — محمد یحیےٰ عفی عنہ گنگوہی

صحیح — ثابت علی عفا عنہ

الجواب صحیح — محمد عبداللہ عفی عنہ

صحیح — فیض الحسن عفی عنہ — معین مدرسہ مظاہر علوم

الجواب صحیح — رحیم بخش عفا اللہ عنہ

صحیح — حبیب احمد عفا عنہ

الجواب صحیح — محمد ظہور الاسلام غفرلہ فتحپوری

اصاب المجیب — محمد حسن عفی عنہ

جواب بالا حق وصواب ہے ایسے موقع پر ذکر خلفائے ثلثہ بغرض رفع تشبہ مذکورہ وحفاظت عقائد اہل سنت ضرور ولازم ہے بدون ذکر مناقب حضرات خلفائے ثلثہ ذکر مناقب ومصائب امام حسین رضی اللہ عنہ جائز نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عزیز الرحمن عفی عنہ — مفتی مدرسہ دیوبند

بے شبہ رفعاً للتشبہ واصلاحاً لعقائد العوام ایسی مجالس میں خلفائے ثلثہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مناقب بے فضائل کا ذکر کرنا ضرور ہے واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

احمد حسن — صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ امروہہ

الجواب صحیح — محمد سہول — مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

الجواب حق صحیح — بندہ محمود حسن دیوبندی عفا عنہ

الجواب صحیح — محمد احمد — مہتمم مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح — گل محمد خاں

الجواب صحیح حق — کتبہ الفقیر اصغر حسین عفی عنہ حسنی حنفی دیوبندی

الجواب صحیح — بندہ محمد مرتضےٰ حسن عفی عنہ — خادم طلبہ مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح — غلام رسول عفی عنہ — مدرس مدرسہ دیوبند

الجواب صواب — محمد انور عفا اللہ عنہ — از مدرسہ اسلامیہ دیوبند

بیشک ایسی محافل میں ذکر خلفائے ثلثہ ہونا چاہیے اور اگر فساد عقیدہ ہوتا ہو تو ضروری ہے۔ — محمد کرامت اللہ عفی عنہ دہلوی

اصاب من اجاب — محمد احمد اعظم گڑھی — مقیم مدرسہ دیوبند

المجیب مصیب	بندہ فضل ربی بغوی	
الجواب صحیح	ابوالحسن عفی عنہ سہارنپوری	
الجواب حق	عبدالمومن	مدرس مدرسہ عربی قومی میرٹھ
الجواب حق والحق احق ان یتبع	کمترین محمد شاہ غفرلہ	مدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ
المجیب مصیب	محمد ریاض الدین عفی عنہ	مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ
الجواب صحیح	محمد عالم	مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی
الجواب صحیح	انظار حسین عفی عنہ	مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صواب	محمد اسحاق عفا عنہ	مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
بدون ذکر مناقب خلفائے ثلثہ ذکر مناقب و مصائب امام حسین رضؓ درست نہیں ہے	احمد علی عفی عنہ	مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
الجواب صحیح	شبیر احمد دیوبندی	مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپوری دہلی
الجواب صحیح	محمد شفیع عفی عنہ	مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی
الجواب صحیح	محمد کاظم علی دہلوی عفی عنہ	مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی
الجواب صحیح	عبدالرحمٰن عفی عنہ دہلوی	
الجواب صحیح	کفایت اللہ غفرلہ	
الجواب صحیح	محمد احکم عفی عنہ	مدرس مدرسہ باڑہ دہلی
الجواب صحیح	عبدالسمیع	مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی
الجواب صواب	بندہ محمد قاسم عفی عنہ	مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صواب	ضیاء الحق عفی عنہ	مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صحیح	عبدالعزیز عفی عنہ	مدرسہ حسین بخش دہلی
الجواب صحیح	رضا حسین عفی عنہ	مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ
الجواب صحیح	محمود حسین سہوانی	مدرس مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد
صحیح	محمد گوہر علی عنہ	منتظم مدرسہ اسلامیہ مرادآباد
الجواب صواب	احقر محمد حسن غفرلہ	مدرس مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد
الجواب حق	محمد قدرت اللہ غفرلہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین	مدرس مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد

المجیب مصیب بندہ رسول خان عفی عنہ مدرس اول مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ الجواب صحیح بندہ اشرف شاہ عفی عنہ مدرس ثانی مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ

واقعی جامع الرموز کی عبارت مذکورۃ السوال میں بقرینہ لئلا یشابہ لفظ ینبغی سے وجوب مراد ہو کر یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ذکر مناقب حضرات خلفاے ثلثہ کے ذکر مناقب و مصائب حضرت سیدنا امام حسین رض جائز نہیں ہوسکتا پس مجیب لبیب کا جواب قرین صواب ہے واللہ اعلم وعلمہ احکم

حررہ الراجی عفو ربہ ابو الوحید ابو الحامد محمد عبدالحمید غفراللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب — کتبہ عین القضاۃ عفا عنہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ انقر عباداللہ محمد عبدالشکور عفاعنہ مولاہ

صح الجواب — ولایت حسین غفراللہ لہٗ — ساکن ضلع گیا

استفتا (۶)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین خاتم النبیین اسمیں کہ ذکر مناقب چار یار کبار سید ابرار عبادت اور شعار اہل سنت ہے یا نہیں اور بمقام مزاحمت اہل تشیع اسکا اجراء واجب ہے یا نہیں ؟ در نعت حبیب کردگار و مدح چار یار کبار کے قصائد بغیر باجے و بدون رعایت قواعد موسیقی کے ایک آدمی تنہا یا چند آدمی ملکر پڑھیں تو جائز ہے یا نہیں ۔

الجواب

ذکر مناقب چار یار عبادت ہے اور جن مواقع میں روافض کی مجالس ہوتی ہوں اور ذکر چار یار کی مزاحمت ہوتی ہو اور فساد عقائد عوام کا اندیشہ ہوتا ہو وہاں ذکر چار یار شعار سنیت ہوگا اور واجب ہوگا لان ما توقف علیہ الواجب واجب اور جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نعت و مدح چار یار کبار نظماً یا نثراً پڑھنا فی حد ذاتہ جائز و مستحب ہے واللہ تعالیٰ اعلم

خلیل احمد عفی عنہ — مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح — عنایت الٰہی — از مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

الجواب صحیح — نور الحسن عفی عنہ — مدرس دوم مدرسہ مظاہر علوم

صحیح — ثابت علی عفا عنہ

صحیح	عبداللطیف عفی عنہ	مدرس مدرسہ مظاہر علوم
اصاب من اجاب	محمد یحییٰ عفی عنہ	
الجواب صحیح	محمد عبداللہ عفی عنہ	مدرس مدرسہ مظاہر علوم
الجواب صحیح	محمد خلیل الرحمن سہارنپوری	
جواب مذکور صحیح ہے بیشک ذکر مناقب چاریار عبادت ہے اور بصورت مزاحمت روافض بغرض حفاظت عالم مومنین ذکر مناقب چاریار ضروری اور واجب ہے اور نعت سرور کائنات علیہ و علے آلہ و اصحابہ افضل الصلوات و التسلیمات مدح چاریار نظماً یا نثراً منفرداً یا مجتمعاً فی حد ذاتہ جائز و مستحب ہے اور باعث خیر و برکت فقط واللہ تعالیٰ اعلم	کتبہ عزیز الرحمن	مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند
اصاب المجیب	محمد حسن عفا عنہ	
بیشک جائز و بصورت مزاحمت روافض ضرور واللہ سبحانہ و تعالےٰ اعلم و علمہ اتم	احمد حسن	صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ
الجواب صحیح	محمد احمد	مہتمم مدرسہ دیوبند
الجواب حق	بندہ محمود عفا عنہ دیوبندی	
الجواب صحیح	محمد فاضل عفی عنہ بھلتی	مقیم مدرسہ دیوبند
الجواب صحیح	غلام رسول عفی عنہ	مدرس مدرسہ دیوبند
الجواب صحیح	احقر الزماں گل محمد خاں	مدرس مدرسہ دیوبند
الجواب صحیح حق	کتبہ الفقیر اصغر حسین حسنی حنفی دیوبندی عفی عنہ	
الجواب صواب	محمد انور عفا اللہ عنہ	مدرس مدرسہ دیوبند
الجواب صحیح	محمد سہول	مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند
الجواب صحیح	بندہ محمد مرتضیٰ حسن عفی عنہ	خادم طلبہ مدرسہ دیوبند
المجیب مصیب	بندہ فضل ربی بنوی	
اصاب من اجاب	محمد احمد حنفی عفی عنہ	مقیم مدرسہ دیوبند
....	العبد حبیب الرحمن	مددگار مہتمم مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح	ابوالحسن عفی عنہ سہارنپوری	
الجواب حق	عبدالمؤمن	مدرس مدرسہ عربی قومی میرٹھ
الجواب صحیح	محمد ظہور الاسلام غفرلہ فتحپوری	
الجواب صحیح	محمد شاہ غفرلہ	مدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ
المجیب مصیب	بندہ رسول خاں	مدرس اول مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ
الجواب صحیح	بندہ اختر شاہ	مدرس ثانی مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ
المجیب مصیب	محمد ریاض الدین عفی عنہ	مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

ذکر مناقب خلفائے اربعہ شعار اہل سنت ہے خواہ نظم میں ہو خواہ نثر میں۔ ذکر مناقب چاریار اہل سنت کا ضروری مسئلہ ہے اسمیں مزاحمت کرنا اہل سنت کے مذہب میں دخل دینا ہے

حررہ محمد کرامت علی عفا عنہ دہلوی

یہ اہل علم پر واضح ہے فقط	احمد علی عفی عنہ	مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
الجواب صحیح	محمد اسحاق	مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
الجواب صحیح	محمد شفیع عفی عنہ	مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی
الجواب صحیح	کفایت اللہ عفی عنہ	
الجواب صحیح	عبدالرحمن	
الجواب صحیح	شبیر احمد عفی عنہ	مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپوری دہلی
الجواب صحیح	محمد کاظم علی دہلوی عفی عنہ	مدرس مدرسہ عبدالرب دہلی
الجواب صواب	بندہ محمد قاسم عفا عنہ	مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صحیح	عبدالعزیز عفی عنہ	مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی
الجواب صحیح	محمد عالم	مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی
الجواب صحیح	رضا حسین عفی عنہ	مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ
الجواب صحیح	عبدالسمیع	مدرس مدرسہ فتحپوری
الجواب صواب	بندہ ضیاء الحق عفی عنہ	مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صحیح	انتظار حسین عفی عنہ	مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

المجیب مصیب — محمد احکم عفی عنہ — مدرس مدرسہ باڑہ دہلی

.... — العبد محمد گوہر علی — منتظم مدرسہ اسلامیہ مراد آباد

الجواب صحیح — محمود حسن سہوانی — مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد

الجواب صحیح — عبدالرحمٰن کان اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین — مدرس مدرسہ اسلامیہ شاہی مسجد مراد آباد

الجواب حق — محمد قدرت اللہ غفر لہ ولوالدیہ ولجمیع المومنین — مدرس مدرسہ اسلامیہ شاہی مسجد مراد آباد

الجواب صواب — احقر محمد حسن غفر لہ — مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد

واقعی ذکر مناقب حضرات چار یار کبار ایک مذہبی عبادت اور شعار اہل سنت و جماعت ہے اور بمقام مزاحمت روافض اعلاء لکلمۃ الحق وحفظا للعقائد اجرا اسکا واجب و لازم ہوگا اور نعت حضرت حبیب کردگار و مدح چار یار کبار کے قصائد منفردا و مجتمعا پڑھنا فی حد ذاتہ جائز اور حرمین محترمین میں بھی رائج ہے پس مجیب مصیب کی تقریر جواب سراسر صدق و ثواب ہے واللہ اعلم وحکمہ احکم

حررہ الراجی عفو ربہ الوحید ابوالحامد محمد عبدالحمید غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب — کتبہ عین القضاۃ عفا عنہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ افقر عباد اللہ محمد عبدالشکور عفا عنہ مولاہ

الجواب صواب واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ بندہ اثیم محمد عبدالحکیم غفر لہ الکریم

بلاشبہ مدح چار یار رضی اللہ عنہم منجملہ شعار اہل سنت و لوازم مذہب ہے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ وعلینا معہ فی الدنیا والآخرہ جو سرتاج اولیائے امت و پیشوائے اہل سنت ہیں عمائد شہر سامانہ کو اپنے مکتوب ۱۵ جلد دوم میں تحریر فرماتے ہیں "ذکر خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اگرچہ از شرائط خطبہ نیست ولیکن از شعار اہل سنت است شکر اللہ تعالیٰ سعیہم ترک نہ کند بعمد و تمرد آں را مگر کسے کہ دلش مریض و باطنش خبیث۔ اگر فرض کنیم کہ بہ تعصب و عناد ترک نکردہ باشد وعید من تشبہ بقوم فہو منہم را چہ جواب خواہد گفت ایں قسم گل بدبو از ابتدائے اسلام تا ایں وقت معلوم نیست کہ در ہندوستان شگفتہ باشد نزدیک است کہ ازیں معاملہ تمام شہر متہم گردد بلکہ از ہندوستان مرتفع شود دریں طور واقعات تغافل ورزیدن جہلان را دلیر ساختن است و رخنہ در دین کردن" انتہٰی مختصراً۔

ولایت حسین — ساکن گیا

استفتا (۷)

کیا فرماتے ہیں علماے دین و مفتیان شرع متین ان مسائل میں۔ بطریق روافض بغیر ذکر حضرات خلفاے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین اہل سنت کے واسطے واقعات کربلا بیان کرنا اور بوجہ ہمنامی خلفاے ثلثہ حضرات ابوبکر و عمر و عثمان فرزندان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا تذکرہ منجملہ شہداے دشت کربلا ترک کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جن مقامات پر آریہ سماج حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روافض صحابہ عظام سے بدظنی پھیلانے میں شبانہ روز درمے قدمے سخنے غرضکہ ہر طرح سے بیحد کوشاں رہتے ہوں وہاں ہر امکانی طریقہ سے عوام کو سفظ اللعقائد ان حضرات کے مناقب اور محامد سے واقف کرنا مذہبًا واجب ہوگا یا نہیں۔ جو شخص بپاس مخالفین امور مذکورہ سے یہ کہہ کر باز رکھے کہ "اگر تم تعریف کروگے تو وہ دل میں برا کہیں گے"۔ تو ایسے شخص کی اقتدا کرکے مقاصد مخالفین کی تکمیل ہونے دیں یا اس سے قطع تعلق کرلیں۔ جواب مدلل اور مفصل ارشاد فرما کر ماجور ہوں۔

الجواب

(۱) افضل اذکار ذکر الٰہی ہے اور ذکر الٰہی میں سب سے افضل نماز۔ اگر نماز بھی بطریق روافض پڑھی جائے گی ناجائز و ممنوع ہے نہ کہ اور اوراد و اذکار۔ مجالس محرم شریف میں ذکر شہادت شریفہ جس طرح عوام میں رائج ہے جس سے تجدید حزن اور نوحہ باطلہ مقصود اور اکاذیب موضوعات سے تلویث موجود خود حرام ہے صواعق محرقہ پھر ماثبت بالسنۃ میں ہے ایاہ ثم ایاہ ان یشتغل ببدع الروافض ونحوھم من الندب والنیاحۃ والحزن اذلیس ذالک من اخلاق المومنین الخ ہاں ذکر فضائل شریفہ حضرت سیدنا امام حسین ریحانہ رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم بروجہ جائز روایات صحیحہ معتمدہ معتبرہ سے ضرور نور عین وعین نور ہے مگر صرف اسی پر اقتصار اور ذکر خلفاے کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے دامن کشی خصوصًا لکھنؤ جیسے محل حاجت میں کہ کوفہ ہند ہے ضرور قابل اعتراض و احتراز ہے۔

قسم اول کی نسبت امام حجۃ الاسلام محمد محمد محمد غزالی قدس سرہ العالی فرماتے ہیں یحرم علے الواعظ وغیرہ روایۃ مقتل الحسین امام ابن حجر مکی صواعق میں فرماتے ہیں ما ذکر من حرمۃ روایۃ قتل الحسین لاینافی ما ذکرتہ فی ھذا الکتاب لان ھذا البیان الحق الذی یجب المتقادہ من جلالۃ الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ابرأتھم من کل نقص بخلاف ما یفعل

الوعاظ الجهلة فانهم یاتون بالاخبار الکاذبة الموضوعة ونحوهما ولا یبینون الفاضل والحق الذی یجب المتقادة فیوقعون العامة فی بغض الصحابة وتنقیصهم اور قسم دوم کی نسبت کتاب العون پھر شرح نقایہ علامہ قہستانی اواخر کتاب الکراہیۃ میں ہے لو اراد ذکر مقتل الحسین ینبغی ان یذکر اولا مقتل سائر الصحابة لئلا یشبه الروافض ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں اذا ذکر الصالحون فحیهلا بعمر جب صالحین کا ذکر ہو تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ذکر ضرور ہو اور ذکر شہادت میں حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و اولاد امیر المومنین علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ کا ذکر اسلیے ترک کرنا کہ اُن کے اسما حضرات عالیہ خلفائے ثلٰثہ رضی اللہ تعالٰے عنہم کے نام پاک ہیں صریح رفض و اوہام زمانہ روافض ..... کا اتباع ہے کہ مسمی کے باعث اسم سے عداوت باندھ لیتے ہیں اگرچہ وہ نام کسی محبوب کا ہو ...... اسی لیے یہ بے پیرے دوشنبہ کو پیر کہنے سے احتراز کرتے ہیں مسجد کے تین در نہ بنائیں گے کہ خلفائے ثلٰثہ کا عدد ہے ایسے ہی اوہام پر تو امام شافعی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے الشیعة نساء هذه الامة رافضی اس امت کے مادہ ہیں واللہ تعالٰی اعلم (۲) ضرور واجب بلکہ اہم فرائض سے ہے حدیث میں ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اذا سب اصحابی و ظهرت الفتن او قال البدع ولم یظهر العالم علمه فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین لا یقبل الله منه صرفا ولا عدلا جب میرے صحابہ کو بُرا کہا جائے اور فتنے یا فرمایا بدعتیں ظاہر ہوں اور اس وقت عالم اپنا علم ظاہر نہ کرے تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور آدمیوں سب کی لعنت ہے، اللہ نہ اس کا فرض قبول کرے نہ نفل والعیاذ باللہ تعالٰی واللہ اعلم (۳) وہ شخص جو اس عذر باطل سے اس فرض کو منع کرتا ہے یا سخت سفیہ جاہل ہے یا درپردہ اُن کفار واشقیا کا ممد و معاون، مسلمانوں پر فرض ہے کہ اگر شق ثانی ہو تو اس سے قطع تعلق کریں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم ان سے دور بھاگو ان کو اپنے سے دور کرو کہیں وہ تم کو گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تم کو فتنے میں نہ ڈال دیں اور شق اول ہو تو اُسے سمجھائیں کہ پُرانی خباثت کے سبب ہم اپنا فرض کیونکر چھوڑ سکتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے یا ایها الذین اٰمنوا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اهتدیتم علما فرماتے ہیں لا تترك سنة لاقترانها مع بدعة مع غیرہ نہ کہ ایسے مہمل خیال پر اس درجہ اہم فرض کو چھوڑنا اور پھر نتیجہ یہ کہ ان کی خباثتیں فاش اور آشکار ہوں اور ادھر سے جواب نہ ہو اور عوام ان کے شکار ہوں آج وہ دل میں بُرا کہتے ہیں کل سینکڑوں کو علانیہ بُرا کہنے والا بنالیں ایسی اوندھی مت کا کیا ٹھکانا ہے یوں تو اذان بھی حرام ہو جائے گی کہ اُسے سُن کر بھی عدائے دین کے

کلیجے شق ہوتے ہیں اور خفیہ جو منھ پر آتا ہے بکتے ہیں اگر یہ جاہل کچھ جلائے فبہا ورنہ معلوم ہوگا کہ جاہل نہیں معاند ہے اس سے بھی قطع تعلق لازم ہوگا اللہ عزوجل فرماتا ہے واما ینسینک الشیطان فلا تقعد بعد الذکری مع القوم الظلمین نسأل اللہ العفو والعافیۃ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ

محمد المصطفے النبی الامی صلے اللہ علیہ وسلم

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم محمد عبدالرحمٰن عرف محمد رضا خاں قادری

صح الجواب واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب مصطفے رضا خاں قادری

الجواب صحیح عبید النبی نواب مرزا سنی حنفی قادری بریلوی

صح الجواب محمد امجد علی اعظمی رضوی

فتویٰ اکابر علمائے ہندستان کا آداب محافل و مجامع فضائل و مناقب مین

جس مقام پر سنی شیعہ دونوں فریق آباد ہوں اور فضائل علی مرتضے کا بیان ہوتا ہو خواہ ایک فریق مین خواہ دونوں فریق میں ان مقامات میں خلفاے (ثلثہ) رضی اللہ عنہم کے فضائل سے جو ناواقف یا کم واقف ہوگا یقیناً روافض کی طرح اُس کے عقائد ہوجائیں گے لہذا ان مقامات میں جو بیان کرنے والا فضائل خلفاے ثلاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نہ بیان کرے گا وہ بھی اور جو نہ بیان کرنے دیگا وہ بھی ضرور داعی الی الرفض ہوگا فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ — مفتی مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح محمد حسن عفی عنہ

الجواب صحیح محمد سہول عفی عنہ — مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح بندہ محمود عفی عنہ دیوبندی

الجواب صحیح محمد احمد — مہتمم مدرسہ دیوبند سہارنپور

اصاب من احاب محمد یحییٰ عفی عنہ — قائم مقام مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم

الجواب صحیح احقر الزماں گل محمد خاں — مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند

بغرض خوشنودی گروہ شیعہ ذکر فضائل خلفاے ثلثہ کو ترک کرنا سخت مذموم ہے اور داعی الی الرفض

والله يهدي من يشاء الى صراط مستقيم وهو بكل شئ عليم ٥

الجواب صواب	محمد انور عفا اللہ عنہ	مدرس مدرسہ اسلامیہ دیوبند
الجواب صحیح حق	کتبہ الفقیر سید اصغر حسین حنفی دیوبندی عفی عنہ	
الجواب صحیح	محمد فاضل عفی عنہ پھلتی	مقیم مدرسہ دیوبند
الجواب صحیح	بندہ محمد مرتضےٰ حسن عفی عنہ	خادم طلبہ مدرسہ دیوبند
الجواب صحیح	محمد احمد عفی عنہ	مقیم مدرسہ عربیہ دیوبند
الجواب صحیح	حبیب الرحمن عفی عنہ	
صحیح	ثابت علی عفا عنہ	مدرس دوم مظاہر العلوم سہارنپور
المجیب مصیب	بندہ فضل ربی بنوی	
الجواب صحیح	نور الحسن عفی عنہ	مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
الجواب صحیح	شبیر احمد دیوبندی	مدرس مدرسہ اسلامیہ فتحپوری دہلی
الجواب صحیح	بندہ محمد قاسم	مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
الجواب صحیح	انوار حسین	مدرس مدرسہ امینیہ دہلی
المجیب مصیب	بندہ رسول خاں عفی عنہ	مدرس اول مدرسہ امداد الاسلام میرٹھ
الجواب صحیح	غلام رسول عفی عنہ	مدرس مدرسہ دیوبند
الجواب صحیح	عبد الرحمن عفی عنہ	
الجواب صحیح	محمد احکم عفی عنہ	مدرس مدرسہ باڑہ ہندو راؤ دہلی
الجواب صحیح	ابو الحسن سہارنپوری	مہتمم جامع مسجد
فضائل خلفائے ثلثہ بیان کرنا لازم ہے تاکہ عوام عقائد رفض سے بچیں۔	حررہ محمد کرامت اللہ عفا عنہ	دہلوی
صح الجواب	عبد اللطیف عفی عنہ	
الجواب صحیح	محمد عبد اللہ عفی عنہ	مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
صحیح حق	عنایت الٰہی عفی عنہ	مہتمم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
الجواب صحیح	محمد عالم	مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی
الجواب صحیح	محمد شاہ غفرلہ	مدرس مدرسہ قومیہ میرٹھ

الجواب صواب — بندہ ضیاء الحق عفی عنہ — مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

المجیب مصیب — محمد ریاض الدین عفی عنہ — مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ

جواب درست ہے خلفاء کے فضائل ضرور بیان کرے تاکہ عام اہلسنت عقائد رفض سے آلودہ نہوں — احمد علی عفی عنہ — مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

الجواب صحیح — محمد شفیع عفی عنہ — مدرس مدرسہ عبد الرب دہلی

الجواب صحیح — محمد کاظم علی دہلوی عفی عنہ — مدرس مدرسہ مولوی عبد الرب دہلی

اصاب من اجاب — رضا حسین عفی عنہ — مدرس مدرسہ اسلامیہ امروہہ

الجواب صحیح — محمد گوہر علی عفی عنہ — منتظم مدرسہ اسلامیہ مراد آباد

الجواب حق — محمد قدرۃ اللہ غفر لہ ولوالدیہ ولجمیع المؤمنین والمؤمنات — مدرس مدرسہ اسلامیہ شاہی مسجد مراد آباد

الجواب حق — عبد المؤمن — مدرس مدرسہ عربی قومی میرٹھ

الجواب صحیح — عبد السمیع — مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

الجواب صحیح — اختر شاہ عفی عنہ — مدرس ثانی مدرسہ امداد الاسلام صدر بازار میرٹھ

الجواب صحیح — محمد اسحاق عفی عنہ — مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ میرٹھ

الجواب صحیح — کفایت اللہ غفر لہ

الجواب صحیح — عبد العزیز عفی عنہ — مدرس مدرسہ حسین بخش مرحوم

الجواب صحیح — محمود حسن سہسوانی — مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد

الجواب صحیح — عبد الرحمن کان اللہ لہ ولوالدیہ ولجمیع المؤمنین — مدرس مدرسہ اسلامیہ شاہی مسجد مراد آباد

الجواب صواب — احقر محمد حسن غفر لہ — مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد

ما اجاب المجیب المثاب حق صدق صواب۔
واللہ اعلم وحکمہ احکم — حررہ الراجی عفو ربہ الوحید ابو الحامد محمد عبد الحمید عفی عنہ

محمد ظہور الاسلام عفی عنہ — فتحپوری

صح الجواب واللہ اعلم بالصواب — کتبہ عین القضاۃ عفی عنہ

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم — کتبہ افقر عباد اللہ محمد عبد الشکور عفا عنہ مولاہ

الجواب صحیح — محمد خلیل الرحمن — سہارنپوری

واقعی مدح حضرات خلفائے راشدین

رضوان اللہ علیہم اجمعین بحافل وخطب وغیرہ میں کرنا شعار اسلام ومستحسنات دین کبھی اور ذکر شہادت حضرت حسنین رضی اللہ عنہما میں تشبہ بالروافض سے احتراز کیلیے افضل و اولی ہے واللہ اعلم بالصواب حررہ ابو الغناء محمد عبد المجید غفرلہ الوحید

قال صاحب العون ولوارادذکر مقتل الحسین ینبغی ان یذکر اولا مقتل سائر الصحابۃ لئلا یشابہ بالروافض واللہ اعلم حررہ الفقیر الحقیر ابو السلم محمد اسلم غفرلہ اللہ ما یتاخر وما تقدم حفید مولا محمد نعیم قدس اللہ سرہ العلیم

تمام مذہبی مجمعوں میں بالخصوص کربلا کے واقعات بیان کرتے وقت حمد و نعت اور خلفائے راشدین کے مناقب کا بیان (بوجہ مذکورہ بالا) صرف ضروری نہیں بلکہ خاکسار کے نزدیک واجب ہے۔ المجیب عبد اللہ عفی عنہ مفتی پرگنہ چھاوڑہ ریاست ٹونک

یہاں تک جس قدر فتاوے ہیں وہ سب اٹھائیس سال ہوئے جب مرشدنا و مقتدانا حضرت مولانا سید عین القضاۃ قدس سرہ العزیز کے ایما و توجہ سے فراہم کیے گئے اور حسب فرمائش حافظ محمد بشیر الدین مہتمم انجمن صدیقیہ لکھنؤ عمدۃ المطابع میں طبع ہوئے تھے۔ اب بنظر افادہ عام اُسی قدیم مطبوعہ نسخہ کو حاصل کر کے نقل کیے گئے ہیں۔ البتہ ترتیب اور طریقہ تحریر میں تھوڑی تبدیلی کر دی گئی ہے تاکہ استفتے کا مضمون، مفتیان کرام کی عبارتیں، اُن کے اسمائے گرامی اور پتے زیادہ واضح ہو جائیں اور ناظرین کو اُن کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

ظفر الملک،
سکریٹری صحابہ کمیٹی۔ لکھنؤ

استفتاء (۹)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اعلی اللہ مقامکم اجمعین سوالات ذیل کے جواب میں :-

(۱) حضرات خلفائے ثلثہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ گروہ شیعہ کو اسقدر بغض ہے کہ ایک طرف خود سرا و جہرا اپنے گھروں میں اور سنیوں کی سماعت میں اُنپر سب و شتم اور لعن و طعن کرتے ہیں اور دوسری طرف اگر سنی اُن کی مدح میں قصائد یا نظمیں پڑھیں تو کہتے ہیں کہ اس سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے اور اس بنیاد پر اُسے روکنے کی کوششیں کرتے ہیں - ایسی صورت میں سنیوں پر مدح خلفائے ثلثہ میں قصائد یا نظموں کا پڑھنا اپنے گھروں پر، محفلوں میں عام مقامات اور شارع عام پر مذہبا ضروری ہے یا نہیں ؟

(۲) حکومت وقت نے شیعوں کی درخواست اور شکایت پر حفظ امن کے بہانہ سے شارع عام پر مجمع عام میں اور ایسے مقامات پر جو محاط نہ ہوں یا عامۃ الناس کے استعمال کیلیے ہوں حضرات خلفائے ثلثہ کی مدح کرنا یا مدح میں قصائد اور نظمیں پڑھنا ممنوع قرار دیدیا ہے تو حکومت کی یہ کارروائی مداخلت فی الدین ہے یا نہیں ؟

(۳) شیعوں کی مخالفت اور حکومت وقت کی مزاحمت کی بنا پر جیسا کہ اوپر مذکور ہے اُن سنیوں کیلیے جو ایسے مقام پر سکونت پذیر ہوں جہاں کہ یہ مخالفت اور مزاحمت کی جارہی ہو - اس مخالفت و مزاحمت کا انسداد کرنا اور حضرات خلفائے ثلثہؓ کے محامد و مناقب کو نثر یا نظم میں علی الاعلان و برسر عام جلسوں یا جلوسوں میں بیان کرنے کا حق حاصل کرنا مذہبا لازم ہے یا نہیں ؟

(۴) جس مقام پر حضرات خلفائے ثلثہؓ کے محامد و مناقب کا بیان علی الاعلان و برسر عام کرنے کی مخالفت و مزاحمت ہوتی ہو جیسے کہ اوپر مذکور ہے اور وہاں کے کچھ سنی اس مخالفت و مزاحمت کے انسداد کے لیے کوشاں ہوں تو جو لوگ ان کی تائید و نصرت کریں اور اُن کو مالی یا کسی قسم کی امداد دیں تو وہ عند اللہ ماجور ہوں گے یا نہیں اور جو اہل علم یا علمائے دین امرا یا ارباب ثروت اس کوشش کرنے والی جماعت کی تائید و نصرت اور امداد سے پہلوتہی کریں وہ اعانت روافض اور تعاون علی الاثم والعدوان کے مرتکب ہونگے یا نہیں ؟ بینوا و توجروا -

الجواب

جواب عرض کرنے سے پہلے چند مقدمات کی تمہید ضروری ہے -

(۱) ہر مسلمان کا مذہبی فریضہ ہے کہ احکام شرعیہ و نیز رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صحیح صحیح حالات ناواقف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں تک بھی پہونچاوے تاکہ اسلامی تعلیمات اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کرام کی صداقت کے اذعان اور اُن کی محبت سے اُنکے قلوب معمور ہو جاویں اور اللہ کی حجت بندوں پر پوری ہو جاوے قال اللہ تعالیٰ ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن وقال اللہ تعالیٰ فاصدع بما تؤمر وقال اللہ تعالیٰ وانذر عشیرتك الاقربین، وقال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیة ، وقال علیه السلام نضر اللہ امرا سمع منا شیئا فبلغه کما سمعه فرب مبلغ اوعی له من سامع رواه الترمذی وابن ماجة ورواه الدارمی عن ابی الدرداء (مشکوٰة)

(۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام آپ کی امت اور آپ کے درمیان واسطہ کبریٰ ہیں۔ انھیں کی مساعی جمیلہ اور انھیں کی کوششوں اور جانفشانیوں سے ساری دنیا کے لوگوں کو دولت اسلام ملی ہے اور اللہ تعالےٰ نے انکو اپنے بندوں پر حجت بنایا قال اللہ تعالیٰ وکذلك جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا، اور امت کی گردن پر ان کا احسان عظیم ہے لہذا شریعت نے ان کی عظمت اور محبت اور ان کی اطاعت اور ان کے لیے دعائے مغفرت ہمارے اوپر لازم کر دی قال اللہ تعالیٰ والذین جاءوا من بعدهم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل فی قلوبنا غلا للذین آمنوا ربنا انك رءوف الرحیم، وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوهم غرضا من بعدی فمن احبهم فبحبی احبهم ومن ابغضهم فببغضی ابغضهم ومن اذاهم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشك ان یاخذه رواه الترمذی ۔ وعن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکرموا اصحابی فانهم خیارکم ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یظهر الکذب الخ (مشکوٰة) وعن حذیفة قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر وعمر رض ۔

(۳) شریعت نے چونکہ تبلیغ کے لیے کسی طریقہ خاص کا پابند نہیں بنایا ہے بلکہ مسلمانوں کو اختیار دیا ہے کہ شریعت کے حدود میں رہتے ہوئے ہر ایسے طریقہ کو اختیار کر سکتے ہیں کہ جس سے مقصود تبلیغ ہو سکے

لہذا انکو اختیار ہے کہ خواہ نثر میں خواہ نظم میں خواہ انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر جس طرح بھی ہو سکے انکے فضائل و مناقب انکے کارنامہ انکی اسلام کے ساتھ اور اپنے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شیفتگی کے واقعات پڑھیں اور مسلمانوں کے سامنے پیش کریں خصوصًا نظم اور قصائد کی صورتیں میں۔ کیونکہ اس صورت کے ساتھ تبلیغ کا خاص طور پر موثر اور مفید ہونا ظاہر ہے۔

(۴) یہ بھی ظاہر ہے کہ مذہبی مجالس اور محافل میں صرف وہی مسلمان شرکت کرتے ہیں کہ جن کو کسی نہ کسی درجہ میں مذہبی دلچسپی ہے لیکن جو مسلمان کہ مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں رکھتے اُن کو مذہب اور بزرگان دین کی طرف مائل کرنے کا طریقہ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ عام بازاروں اور سڑکوں اور تفریح گاہوں میں بھی ہم مذہبی تبلیغ کریں۔

(۵) یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں ہمیشہ ہر مذہب والوں نے دوسرے مذاہب کو اور انکے اصول فروع کو اپنے لیے دل آزار قرار دیا ہے خواہ وہ کتنے ہی صحیح اور معقول کیوں نہ ہوں اپنے دسترس بھر انھوں نے دوسرے مذاہب کو مٹانے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ہندوستان اور یورپ کی ازمنہ ماضیہ کی تاریخ پڑھنے والوں پر یہ حقیقت پوشیدہ نہیں ہے بلکہ آج بھی ہندوستان کی ریاستوں میں اذان اور نماز اور قربانی وغیرہ پر جو سخت پابندیاں عائد ہیں وہ اس دعوے کیلیے شاہد عدل ہیں اور خود قرآن حکیم نے بھی فرمایا ولن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتےٰ تتبع ملتھم ایسی حالت میں کسی قوم کا یہ دعوے کرنا کہ فلاں قوم یا فلاں مذہب کی فلاں بات سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے ہرگز قابل سماعت نہیں ہو سکتا بلکہ اسکے لیے حقوق اور حدود کی تعیین ضروری ہے اور ان حقوق اور حدود میں یہ چند باتیں خاص طور سے قابل لحاظ ہیں:۔

(الف) جب ایک ملک میں مختلف قوم اور مختلف مذہب و ملت کے لوگ آباد ہوں تو ہر قوم کا جان مال و عزت و مذہب دوسری قوم کی دست اندازی اور حملہ سے محفوظ رہنا ضروری ہے۔

(ب) ہر قوم اپنے مذہبی فرائض کے ادا کرنے میں آزاد ہے چاہے اپنے گھروں میں ہو یا عبادت گاہوں میں یا شاہراہوں اور تفریح گاہوں میں جب تک کہ کسی قوم کی توہین اور دل آزاری نہ کریں

(ج) یہ بھی ظاہر ہے کہ دنیا کے تمام اہل مذاہب کو یہ دعوے ہے کہ صرف انھیں کا مذہب حق ہے اور اسکے علاوہ تمام مذاہب جھوٹے اور غلط ہیں ایسی حالت میں یقینًا کسی ایک مذہب کی تبلیغ اور فضائل و مناقب اور محاسن کو بیان کرنا لزومًا دوسرے مذاہب کا رد ہے اور ایک مذہب کے بزرگوں کی تعریف دوسرے مذہب کا ابطال ہے۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ اکثر مذہب کے بزرگوں سے دوسرے مذہب اور مذہب والوں کو نقصان بھی پہونچا ہے۔ کون نہیں جانتا کہ حضرات صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں آتش پرستوں کی قومیت کا

شیرازہ بکھر گیا اور عیسائیوں کی روم اور مصر کی بڑی بڑی سلطنتیں برباد ہو گئیں ہند و برہمنوں نے بودھ مذہب والوں کو کس طرح ہندوستان سے مٹایا لیکن باایں‌ہمہ نہ کبھی عیسائیوں نے صحابہ کرامؓ کی مدح کو دل آزاری سمجھا نہ پارسیوں نے۔ ہندو اور سکھ بھی اپنا مذہبی جلوس نکالتے ہیں لیکن کسی قوم نے آج تک یہ دعوے نہیں کیا کہ اس سے ہماری دل آزاری ہوتی ہے۔ کیوں؟ صرف اسلیے کہ دل آزاری صرف اسی وقت دل آزاری ہے جب کسی قوم و مذہب پر تعریض ہو یا کسی طرح بھی اشارۃً و کنایۃً اسکی توہین کی جاتی ہو ورنہ صرف اپنے بزرگوں کی مدح چاہے کسی دوسری قوم کے لیے وہ کیسے ہی مبغوض ہوں ہرگز دل آزار نہیں ہو سکتی اور ہو تو قابل التفات نہیں۔

(۶) حفظ امن کے معنے یہ ہیں کہ ایک قوم کو دوسری قوم کے حقوق میں دست اندازی کرنے سے روکا جائے نہ یہ کہ ایک قوم کی خاطر دوسری قوم کو اسکے واجبی حقوق سے روکا جائے۔

(۷) حکومت کا جو حکم مداخلت فی الدین کے قبیل سے ہو اسکی ہرگز اطاعت جائز نہیں وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب و کرہ مالم یؤمر بمعصیۃ فاذا امر بمعصیۃ فلا سمع ولا طاعۃ (متفق علیہ مشکوٰۃ) عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا طاعۃ فی معصیۃ انما الطاعۃ فی المعروف متفق علیہ (مشکوٰۃ)

(۸) ہر مسلمان کا مذہبی فرض ہے کہ جب اسکے مذہب میں مداخلت کی جاوے تو بقدر استطاعت اسکی مخالفت کرے اور ہرگز اس مداخلت کو روا نہ رکھے ورنہ تعاون اثم و عدوان کا مرتکب ہوگا۔ عن ابی سعید الخدری عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال من رای منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان رواہ مسلم (مشکوٰۃ) وقال اللہ تعالیٰ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ البتہ ابتداءً سختی کی ضرورت نہیں پہلے حدود قانون میں رہکر تحصیل حق کی کوشش کرنا ضروری ہے اگر خدانخواستہ ناکامیابی ہو تو پھر خدائی قانون کے آگے کسی قانون کی پروا نہ کریں۔ ان آٹھ مقدمات کے بعد ہر نمبر کا جواب ملاحظہ ہو:۔

(۱) حسب مقدمہ ثانیہ آیات و احادیث سے ثابت ہوا کہ صحابہ کرامؓ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت میں اور امت مسلمہ کے دولت اسلام پانے کیلیے واسطہ عظمیٰ ہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ بسبب مسلمانوں کی گردن پر انکے اس احسان عظیم کے انپر شریعت نے صحابہ کرامؓ کے یہ حقوق قائم و مقرر کیے ہیں عظمت و محبت و اطاعت

ودعائے مغفرت۔ اور حسب مقدمہ اولیٰ یہ بھی ثابت ہوا کہ جملہ احکام شریعت کی تبلیغ مسلمانوں پر ضروری ہے اور منجملہ حقوق کے یہ حقوق اربعہ بھی ہیں لہٰذا انکی تبلیغ بھی ضروری ہے اور حسب مقدمہ ثالثہ یہ بھی ثابت ہوا کہ تبلیغ کے کسی خاص طریقہ کا ہمکو شریعت نے پابند نہیں بنایا جب تک ہم حدود شریعت سے تجاوز نہ کریں۔ اور حسب مقدمہ رابعہ عامہ مسلمانوں تک ان احکام کے پہونچانے کی صرف یہی صورت ہے کہ ہم ہر جگہ بازاروں اور سڑکوں اور سیرگاہوں میں بھی تبلیغ کریں اور حسب مقدمہ خامسہ یہ بھی ثابت ہوا کہ صرف اپنے بزرگوں کے فضائل ومناقب بشرطیکہ دوسرے مذاہب اور انکے بزرگوں کی توہین وتعریض کے ساتھ نہوں موجب دل آزاری نہیں ہے یا ہے تو قابل التفات نہیں ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ عموماً صحابہ کرامؓ اور خصوصاً خلفاے راشدینؓ کی مدح اور انکے فضائل ومناقب خواہ بصورت نظم ہو یا بصورت نثر خواہ ایک آدمی پڑھے یا متعدد آدمی خواہ گھروں میں ہو یا مسجدوں میں۔ بازاروں میں ہو یا سیرگاہوں میں ہر جگہ اور ہر طرح پڑھ سکتے ہیں بلکہ شرعاً ضروری ہے ورنہ ترک فریضۂ تبلیغ کا گناہ بھی ہوگا اور من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے بھی مصداق ہونگے خاصکر جبکہ ایک قوم انپر سب وشتم تبرا وافترا نہایت منظم طریقہ پر کر رہی ہے۔ نظم ونثر میں ان کی ہجو اور معائب بیان کرتی ہے حالانکہ اس کو ان چیزوں کا کوئی حق حاصل نہیں ایسی حالت میں مسلمانوں کا واقعی صحابہؓ کے فضائل اور مناقب بھی نہ بیان کرنا کس قدر خسران دنیوی اور اخروی کا باعث ہے۔

(۲) حسب مقدمہ سابعہ ثابت ہوا کہ مدح صحابہ سے مسلمانوں کو روکنا یقیناً مداخلت فی الدین ہے جس میں اطاعت کرنے سے مسلمان اپنے مذہب کی رو سے معذور ہیں (۳ و ۴) حسب مقدمہ ثامنہ مسلمانوں پر اپنے اس حق کو حاصل کرنا شرعاً ضروری ہے اور جو لوگ اس حق کے حاصل کرنے میں سعی کریںگے یا جو لوگ ان کی تائید ونصرت کرینگے وہ یقیناً ماجور ومثاب ہونگے ورنہ بقدر اپنی استطاعت کے نہی عن المنکر نہ کرنے سے گنہگار اور تعاون علی الاثم والعدوان کے مرتکب ہونگے

هذا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

کتبہ محمد اسباط مدرس مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ ۲ر جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ

الجواب صحیح — ظہور احمد کان اللہ تعالیٰ لہ مدرس ومفتی مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ

الجواب صحیح — محمد صدیق الہ آبادی مدرس مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ

الجواب صحیح — حیدر حسن شیخ الحدیث ومہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

الجواب صحیح واللہ اعلم — ابو العماد محمد شبلی مدرس دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۲۹ر جولائی ۱۹۳۶ء

الجواب صحیح واللہ اعلم بالصواب — کتبہ محمد انیس نگرامی

الجواب صحیح — ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ

الجواب صواب — احقر محمد طیب غفرلہ — مہتمم دارالعلوم دیوبند

الجواب صواب — بندہ محمد ابراہیم عفی عنہ — مدرس دارالعلوم دیوبند

المجیب مصیب — ریاض الدین عفی عنہ — مدرس دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے لیکن مسلمانوں کو ایسی تدبیر و تنظیم سے کام کرنا چاہیے جو حصول مقصد کیلیے موثر اور مفید ہو اور بد امنی نہو بلا سوچے سمجھے اپنے نفوس کو مقید کرنا اور کاروبار کو تباہ کرنا مناسب نہیں ہے فقط واللہ اعلم — مسعود احمد عفا اللہ عنہ — نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صواب — محمد سہول عثمانی عفی عنہ — مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح — شمس الحق — مدرس دارالعلوم دیوبند

لقد اصاب من اجاب — محمد عبدالحق نافع عفی عنہ — مدرس دارالعلوم دیوبند

لا جوبۃ کلہا صحیحۃ وحصول ھذا الحق حقا اھل السنۃ والجماعۃ مما لا بد لاھل الاسلام قاطبۃ وان غصبہ الحکومۃ التسلطۃ البعض اعوانہ۔ ویجب علی المسلمین کافۃ الاجتہاد فی تحصیل ھذا الحق الصریح بای طریق کان منی مالم یتجاوز حد الشرع — محمد اعزاز علی غفرلہ امروہوی — مقیم دارالعلوم دیوبند ۱۹ رجادی الاولیٰ ۵۵ھ

بے شک حضرات خلفائے راشدین اور دیگر صحابہ کرام (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا ذکر اور مدح اہلسنت کا ایسا شعار ہے کہ جس سے کوئی وعظ، کوئی تقریر، کوئی خطبہ کتاب کا یا جمعہ کا خالی نہیں ہوتا اور شرعاً مدح صحابہ کیلیے عام آزادی ہے کسی محل کی تقیید کرنا اور اہلسنت کو مجبور کرنا بلا وجہ شرعی یقیناً مداخلت فی الدین اور ظلم ہے حکومت کا فرض ہے کہ وہ انصاف اور امن کو قائم رکھے اور جنبہ داری سے کام نہ لے جیسے دوسری اقوام کو مذہبی شعار کی ادائیگی میں آزادی ہے اسی طرح اہلسنت کو بھی آزادی ہونی چاہیے۔ ورنہ اس غلط اقدام سے جو برے نتائج رونما ہونگے انکی حکومت ذمہ دار ہوگی۔ اگر حکومت مسلمانوں کے شعائر مذہبی میں مداخلت کرے تو مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ہر ممکن تدبیر سے اسکی مدافعت کریں اور اپنا حق حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں اور امراء و علماء کو متفق ہوکر کوشش کرنی چاہیے ایسی صورت میں حکومت اور روافض کے ساتھ تعاون کرنا گناہ ہے

امام ربانی مجدد الف ثانی مکتوب نمبر ۱۵ جلد ۲ میں تحریر فرماتے ہیں "ذکر خلفائے راشدین اگرچہ از شرائط خطبہ نیست لیکن شعار اہل سنت است" منہاج السنۃ میں ہے ان المسلمین والکفار اذا کان لهم کلا شعار وجب اظہار شعار الاسلام فی کل زمان وفی کل مکان فقط واللہ اعلم۔

حررہ سعید احمد اجراڑوی غفرلہ مفتی مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۴ جمادی الاولیٰ ۵۵ھ

عبد اللطیف عفا اللہ عنہ ناظم مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۵ جمادی الاولیٰ ۵۵ھ

جوابات سب صحیح ہیں بندہ عبد الرحمن غفرلہ صدر مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور ۲۵ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۵ھ

واقعی صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کارناموں انکے فضائل و مناقب کا بیان کرنا امر دینی ہے اور اسپر حکومت کا پابندی عائد کرنا نہ صرف مداخلت فی الدین بلکہ جنبہ داری ہے فصح الجواب واللہ اعلم بالصواب حررہ ابو الرحیم محمد ایوب غفرلہ ۵ جمادی الاول ۵۵ھ (فرنگی محل لکھنؤ)

واقعی خلفائے ثلاثہ کے مناقب وفضائل اور اُن کے دینی کارناموں کا بیان کرنا دیگر علوم دینیہ کے اشاعت ونشر کی طرح جائز اور مستحسن بلکہ فرض کفایہ ہے اور شعبۂ تبلیغ دین سے ہے اور اہلسنت والجماعت کا شعار ہے جس کی حفاظت ضروری ہے، اور جو آداب نشر علم و دین کے شریعت سے ثابت ہیں اُن آداب کو ملحوظ رکھ کر جس طرح اور جہاں چاہیں مسلمان اس علمی اور دینی خدمت کو ادا کر سکتے ہیں کیونکہ شریعت نے تبلیغ اور نشر علم کا کوئی خاص طریقہ معین اور مقرر نہیں کیا ہے، اس خدمت میں اگر رکاوٹ پیدا ہو حکومت کی طرف سے ہو یا کسی دوسرے گروہ کی طرف سے تو یہ مداخلت فی الدین ہے اور اس رکاوٹ کا دور کرنا ہر مسلمان پر بقدر استطاعت لازم ہے جو مسلمان کوتاہی کرے گا گناہگار ہوگا، لیکن ان فضائل ومناقب اور کارنامہائے اسلامی کا بطور مدح بیان کرنا نہ تو شعبۂ تبلیغ دین سے ہے اور نہ اہلسنت والجماعت کا شعار ہے کہ جس کی حفاظت ضروری ہو، محض ایک مباح ہے (اباحت اصلیہ)، دیگر مباحات کی طرح تفاوت نیات وتفاوت طریق عمل سے برابر حکم بدلتا رہے گا، محض کسی فرقۂ اسلامیہ کی دل آزاری کیلئے اگر یہ طریقہ اختیار کیا گیا تو قابل ترک ہے، اگر مذمت کرنے والوں کی مذمت کی روک تھام کی غرض سے ہو تو باعث ثواب ہے، محض اظہار محبت کی غرض سے ہو تو مستحسنات میں سے ہے، اگر کسی دوسرے مفسدۂ شرعیہ کا موجب ہو تو معصیت ہے وعلیہ القیاس۔

جو امور باباحت اصلیہ مباح ہوں اگر حکومت یا کسی دوسرے گروہ کی طرف سے اُنکے بروئے کار لانے میں اس وجہ سے رکاوٹ ہو کہ اسکو مسلمان بحیثیت مسلمان ہونے کے کرتے ہیں یعنی محض حارث یا

رسم و رواج دنیاوی کی بنا پر نہیں کرتے) تو اس رکاوٹ کو دور کرنا لازم اور ضروری ہے جس طرح ممکن ہو اس رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کرنا چاہیے کیونکہ اس صورت میں یہ رکاوٹ مداخلت فی الدین ہے اور اس قسم کی مداخلت کسی مسلمان کو گوارا نہ ہونا چاہیے، لیکن اگر کسی جائز اور مناسب وجہ سے رکاوٹ کی جائے تو یہ رکاوٹ مداخلت فی الدین نہیں یہ دوسرا امر ہے کہ چونکہ مسلمان کیلیے یہ جائز ہی نہیں کہ وہ اپنے اوپر غیر مسلم سیطرۃ و غلبہ پر راضی ہو اسلیے جو قانون بھی اس سیطرۃ و غلبہ کے ماتحت نافذ ہو مسلمان اُسکو گوارا نہیں کر سکتا۔

عام گذرگاہوں پر خلفائے ثلثہ کے مناقب و فضائل اور اُنکے کارنامہائے اسلامی کو بطور مدح نثر یا نظم میں جلوس کے ساتھ پڑھتے ہوئے نکلنا کوئی دینی اور مذہبی امر نہیں ہے، نہ اہلسنت کے شعار میں سے ہے مباحات (باباحت اصلیہ) میں ایک مباح یہ بھی ہے، حقوق ملکی و سیاسی میں سے ایک حق یہ بھی ہے، جس طرح روافض کو اسکا حق ہے کہ حضرات حسنین و علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہم کے مناقب و کارنامہائے اسلامی (واقعات شہادت) نثر یا نظم میں جلوس کے ساتھ پڑھتے ہوئے نکلیں، اہلسنت کو بھی اسکا حق حاصل ہے کہ ان حضرات کے اور خلفائے ثلثہ کے یا دیگر اکابر دین کے مناقب و کارنامہائے اسلامی کو بطور مدح پڑھتے ہوئے جلوس کے ساتھ نکلیں، اگر رکاوٹ ہو تو دونوں کیلیے ہو ایک کو اجازت دینا اور دوسرے کو روکنا آئین جہانبانی اور سیاست ملکی کے خلاف ہے، اس حق کا حاصل کرنا مذہبی طریقہ سے اگرچہ لازم نہ ہو (لعدم الدلیل) لیکن مستحسنات میں سے ایک مستحسن امر ہے، اسلیے اس حق کو حاصل کرنے کی جو لوگ کوشش کر رہے ہوں اُن کی ہر طرح امداد کرنا مستحسن ہے لیکن امداد نہ کرنے والے شرعی ملامت کے مستحق نہیں، البتہ جو اشخاص ان کوشش کرنے والوں کے راستہ میں رکاوٹیں پیدا کریں وہ گنہگار ہونگے اور یہ رکاوٹیں پیدا کرنا یقیناً تعاون علے الاثم والعدوان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

کتبہ محمد شفیع حجت اللہ الانصاری۔ فرنگی محل۔ لکھنؤ۔

مجامع اہلسنت میں ذکر خدا و رسول کے بعد ذکر خلفاے راشدین و صحابہ افضل اذکار صالحین ہے اور ترک ذکر بخوف دشمنان صحابہ ضعف ایمان پر دلالت کرتا ہے۔ غیر مسلم حکومت کی جانب سے اگر حقوق اہل حق میں رکاوٹ ڈالی جائے تو بقدر استطاعت اسکے دفع کی کوششیں باعث اجر ہوں گی۔ اس کوشش میں مانع و حائل ہونا باعث وزر ہوگا۔ واللہ اعلم۔

حررہ الفقیر محمد عنایت اللہ غفر لہ اللہ (فرنگی محل)

۲۵ رجادی الثانی ۵۵ھ

ھو المصوب ۔ اگر کسی مقام پر روافض سب وشتم صحابہ اس طور سے کرتے ہیں کہ اہلسنت والجماعت کی سماعت میں آتا ہے تو ان سنی مسلمانوں کو اس کے روکنے میں بقدر استطاعت جد وجہد کرنا لازم ہے شعار روافض وخوارج کی وجہ سے سلف نے یہ طریقہ جاری کیا کہ جب وہ خلفائے راشدین ہادیین و مہدیین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مدح وثنا اپنے خطبوں یا مواعظ میں کرتے تھے تو چاروں خلفا کا ذکر بہ ترتیب خلافت کرتے تھے اور یہی شعار اہلسنت ہے جیسا کہ بحر الرائق میں خطبہ جمعہ کے تحت میں ہے وذکر الخلفاء الراشدین مستحسن بذلک جری التوارث پس جس طرح صرف حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ ووجوہ آلہ الکرام اور آپ کے اہلبیت کے فضائل ومناقب بیان کرنا روافض سے مشابہت رکھتا ہے اسی طرح تذکرہ خلفائے راشدین میں حضرت مولا علی مرتضےٰ کے مدائح وفضائل نہ بیان کرنا خوارج سے مشابہت رکھتا ہے پس شعار اہلسنت والجماعت یہ ٹھہرا کہ فضائل ومدائح خلفائے راشدین بیان کرتے وقت خلفائے اربعہ (رضوان اللہ علیہم اجمعین ورضوا عنہ) کے فضائل ومناقب بیان کیے جائیں پس جمعہ اور اعیاد کے خطبوں میں خلفائے اربعہ کا ذکر شعار اہلسنت سے ہے اور اپنے اپنے معابد اور گھروں میں ایسی محفلیں کرنا جنمیں فضائل ومناقب خلفائے اربعہ بیان کیے جائیں ایک فعل مستحسن ہے اگر غیر مسلم حکومت کی طرف سے اس کی روک کی جائے تو اہلسنت والجماعت کو اس رکاوٹ کا دور کرنا بقدر استطاعت لازم ہے البتہ شارع عام پر جس طرح شیعوں کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور آپ کی اہلبیت کی مدح سرائی نظماً یا نثراً کرتے ہیں اسی طرح اہلسنت کو بھی یہ حق حاصل ہو جائے کہ وہ خلفائے اربعہ کی مدح سرائی نظماً یا نثراً کریں تو اس مطالبہ کا حق سنیوں کو حاصل ہے اور اگر اس مطالبہ میں حکومت موجودہ کی طرف سے رکاوٹ کی جائے تو اس رکاوٹ کا دور کرنا بقدر استطاعت اہلسنت پر مستحسن ہے جو لوگ اس حق کے حاصل کرنے میں ساعی ہونگے مثاب ہوں گے۔

واللہ اعلم بالصواب ۔ محمد عبد القادر عفا عنہ (فرنگی محل)

مجیب اول نے حتے الامکان جوابات کی توضیح میں سعی فرمائی ہے لیکن پھر بھی بہت سی صورتیں قابل تشریح باقی رہ گئی ہیں اگر موقع ملا تو انشاء اللہ قریب فرصت میں جواباً کچھ عرض کیا جائے گا۔

حضرات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مدح پڑھنے کی غرض یہ ہے کہ اُسکے ذریعہ مسلمانوں کے قلوب میں ایمانی تازگی پیدا کی جائے ۔ محامد وفضائل جلسوں اور جلوس دونوں شکلوں کے ساتھ پڑھے جا سکتے ہیں ۔ اور ان کا اپنے اپنے موقعوں اور شکلوں کے ساتھ پڑھنا اہلسنت کا ایک مذہبی حق ہے جسے نہ تو حکومت کا قانون سلب کر سکتا ہے اور نہ کسی فریق کی سعی سے یہ حق سلب ہو سکتا ہے

مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے اس حق کو باقی اور قائم رکھنے کے لیئے بغیر کسی کی دل آزاری کیے ہر ممکن سعی کرتے رہیں۔

اپنے حق کو باقی و جاری رکھنے کی شرعاً مختلف صورتیں ہوسکتی ہیں جن کی تفصیل اس مہلت میں ممکن نہیں اگر موقع ملا تو کسی دوسرے موقع پر عرض کیا جاسکے گا۔

فقیر محمد عبدالحامد القادری البدایونی

اسوقت مدح صحابہ کی حیثیت مسلم اہلسنت کیلیے شعار جیسی ہے جس کا ابقاء و احیاء ہر مسلمان کا فرض ہے گورنمنٹ کی مزاحمت یقیناً مداخلت فی الدین و اہانت حقوق المسلمین ہے۔ واللہ اعلم

معز الدین احمد غفرلہ مدرس مدرسہ مسجد شاہی مراد آباد

الجواب صواب	محمد عجب نور غفرلہ	مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد
الجواب صحیح	محمد میاں عفی عنہ	(مراد آباد)
الجواب حق	احقر محمد اسمٰعیل غفرلہ	خادم العلوم مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد
الجواب حق	واحد رضا عفی عنہ	مدرس مدرسہ شاہی مسجد مراد آباد

صحابہ کرام و خلفاے راشدین کے مدح و ثنا کے متعلق جسقدر آیات قرآنیہ و احادیث مصطفویہ وارد ہیں اگر سب کو جمع کیا جاے تو ایک رسالہ بنجاے۔ صدیق اعظم کے متعلق والذی جاء بالصدق وصدق بہ۔ ثانی اثنین اذ ھما فی الغار۔ والسابقون الاولون من المھاجرین و الانصار۔ وسیجنبھا الاتقی الذی یعطی مالہ یتزکی الخ (سورہ واللیل)

احادیث۔ انت صاحبی علی الحوض وصاحبی فی الغار۔ ابوبکر افضل الناس الا ان یکون نبیا۔ یا ابابکر ھذا جبریل یقرءک من اللہ السلام۔ لو کنت متخذا خلیلا غیر ربی لاتخذت ابابکر وغیرہ۔ عمر فاروق۔ یا ایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین اللھم اعز الاسلام بعمر۔ عمر بن الخطاب سراج اھل الجنۃ۔ ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ وغیرہ۔ عثمان غنی۔ لکل نبی فی الجنۃ رفیق ورفیقی فیھا عثمان بن عفان وغیرہ۔

کم ازکم ان احادیث سے اتنا معلوم ہوگیا کہ خلفاے ثلثہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں جس طرح دنیا میں رہے ہیں جنت میں بھی ہونگے۔ نجات مع وضع اور حیات کا ثبوت واضح ہوگیا۔ خلفاے ثلثہ اسوجہ سے عرض کیا کہ اختلاف انھیں ثلثہ میں ہے ورنہ حضرت علی مرتضیٰ کا

مقام کم نہیں ہے۔ خلفاء اربعہ بلکہ صحابہ کرام اس فضیلت میں شریک ہیں مع فرق و تفاضل فی المقام والدرجات۔ اب گذارش یہ ہے کہ مدح صحابہ سے منع کرنا درحقیقت قرآن کی تلاوت اور حدیث کی اشاعت سے منع کرنا ہے اور جس کے مذہب کا یہ جزو ہو تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کس قسم کا مسلمان ہے افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ قل بئسما یأمرکم بہ ایمانکم ان کنتم مؤمنین

عبدالحق مدنی عفی عنہ (مراد آباد)

۹۲ ھو الموفق۔ صحابۂ کرام کے فضائل و کمالات اور مآثر حسنہ بیان کرنا اور ان کی اشاعت و تبلیغ کرنا اہلسنت والجماعت کا ایک مذہبی اور اخلاقی بلکہ قانونی حق ہے اس پر پابندی عائد کرنا حکومت کیلیے آئین و انصاف کے خلاف ہے۔

محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ۔ دہلی

اصاب من اجاب واللہ اعلم بالصواب حررہ ابوالفخر محمد ناصر غفرلہ ابن حضرت مولانا محمد اسلم صاحب بحر العلومی۔ فرنگی محل لکھنؤ

یہ حصہ (صفحہ ۲۸ سے ۳۸ تک) بالکل جدید ہے۔ ابتدائی اوراق کے ملاحظہ سے معلوم ہوگا کہ موجودہ حالات کے لحاظ سے نیا استفتا مرتب کیا گیا ہے اور اس پر حضرات علمائے کرام کے فتاوے حاصل کیے گئے ہیں۔ اور اب اس غرض سے اشاعت کی جاتی ہے کہ مسئلہ کی شرعی نوعیت واضح ہو جائے اور مسلمانوں کو اپنا طریق کار معین کرنے میں مدد ملے۔ وما توفیقی الا باللہ

ظفر الملک
سکریٹری مدح صحابہ کمیٹی